انی جاعل فی الارض خلیفہ

الحمد للہ کہ در زمانہ امن و امان کہ رسالہ



مؤلفہ

جناب السید عترت حسین صاحب رضوی متوطن قصبہ … ضلع …

باہتمام محمد صادق پروپرائٹر صادق پریس لکھنؤ کاگنج

صادق پریس لکھنؤ میں چھپا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

باب اول

مصنف

کرشمہ قدرت خالق کے ہین عجب عترت
پنہا دیا ہے ہر اک کے لباس مین سانس

خدائے قادر و توانا نے ایک لفظ کن کہکر اپنی قدرت لازوال کا کرشمہ دکھا چکا خاکی پتلے مین اپنی تہوڑی سی روح پہونک کر تمام ملایکہ کی پیشانیان اسکے سجدہ کو جہکا دین دنیا آدم کی قیام گاہ ٹہرائی گئی۔ نسل آدم نے رفتہ رفتہ ترقی کے زینہ طے کئے ہدایت خلق کے لئے خدا نے اپنی رحمت واسعہ کی نشانیون (انبیا) کے بہیجنے کا سلسلہ جاری رکہا تا اینکہ جناب داؤد کا آخری زمانہ قریب آیا۔ حامل وحی الہی حاضر خدمت ہوتے ہین ایک صحیفہ سربمہر اور ایک انگشتری جسپر نگین مربع جڑا ہے اور اسکے چارون گوشون پر لکہا ہوا ہے الملك الله السلطا الله العظمة الله محمد رسول الله جناب داؤد کے سامنے پیش کرتے ہین اور یہ فرمان ایزدی پہونچاتے ہین کہ آپکے فرزندون مین جو اس صحیفہ کو بغیر کہولے ہوئے پڑہے وہی آپکا جانشین ہو۔ جناب داؤد کے انیس فرزند تھے جسوقت یہ خبر مشتہر ہوئی والدہ جناب سلیمان خدمت جناب داؤد مین حاضر ہوئین اور دست ادب جوڑکر عرض کی مین مستدعی ہون کہ حسب وعدہ حضور سلیمان کو خلعت خلافت مرحمت فرمائین جناب داؤد نے فرمایا رب العزت نے ایک صحیفہ سربمہر بہیجا ہے کہ جو اسے بغیر کہولے ہوئے پڑہے وہ حقدار خلافت ہے۔ اسموقع پر ہر منصف مزاج اندازہ لگا سکتا ہو کہ خلافت کیلئے نہ اجماع کی ضرورت ہو نا شورے بلکہ حقیقی خلیفہ وہی ہو جسکو خدا منتخب فرمائے۔ غرض کہ والدہ جناب سلیمان نے عرض کی مجہے خدا سے امید ہے کہ وہ سلیمان کی ذکا پر اپنے علم کا پرتو ڈالکر کامیاب کریگا یہ کہکر آپ دولت سرا مین داخل ہوئین جناب سلیمان سے کل واقعہ بیان کیا اور کہا اے نور دیدہ راحت جان مادر آج کی شب درگاہ خدا مین

تضرع وزاری کرو مین بہی دست و عا بلند کرتی ہون کہ ماں کی دعا بیٹے کے حق مین مستجاب ہوتی ہی۔ الغرض ماں بیٹے تمام شب دعا مین معروف رہے۔ یہان تک کہ مقراض سحر سے دامان شب چاک ہوا۔ نسیم سحری نے اپنی اٹکھیلیوں سے بندگان خدا کو بیدار کیا۔ جناب داؤد عبادت پروردگار سے فارغ ہوئے۔ علاوہ جناب سلیمان کے اپنے کل بیٹون کو طلب کیا۔ ستارون کی جہرسٹ حجاب چرخ مین روپوش ہوئے آفتاب عالمتاب تخت مشرق پر جلوہ افروز ہوا جناب داؤد صاحبزادون کیطرف مخاطب ہوئے ' دیکہو خداوندا احسن الخالقین نے یہ صحیفہ بہیجا ہے۔ اسے پڑہو مگر لہولنے کا حکم نہین۔ سب نے متفق اللفظ دست بستہ عرض کی اسے پدر بزرگوار کیونکر ہوسکتا ہے کہ بغیر کہولے کوئی اسکو پڑہے۔ ہم لوگ جواب دینے پر قادر نہین جناب داؤد نے ان لوگون کو رخصت کیا۔ اور قوم بنی اسرائیل سے بیس آدمی جو نہایت زیرک اور فہم و فراست مین اپنا ثانی نہ رکہتے تہے نزد جناب سلیمان بغرض آزمایش علوم روانہ کئے۔ وہ لوگ خدمت جناب سلیمان مین حاضر ہوے اور عرض کی یا حضرت آپکے پدر بزرگوار نے ہمین آپکی خدمت مین اس لئے بہیجا ہے کہ ہم آپکا امتحان لین آیا آپ مین قابلیت خلافت ہے یا نہین۔ جناب سلیمان نے بکمال اطمینان فرمایا جو کچھ تمہین دریافت کرنا مدِنظر ہے بلاتکلف پوچھ لو مجھے امید ہے کہ بہ افضال خالق کون و مکان تمہارے دامنون کو گوہر مقصود سے بہر دون گا۔ ان لوگون نے یہ سوالات پیش لئے

۱۔ ترس کارون کا علم کیا ہے۔
۲۔ عالمون کا ترس کیا ہے
۳ صابرون کا شکر کیا ہے۔
۴۔ صبر شاکرون کا کیا ہے۔

جناب سلیمان بے بلا تامل زبان معجز بیان سے یہ سوالات حل کئے اور یون جواب دیا

۱۔ ترس کارون کا علم پیغمبرون کا علم ہے۔
۲۔ ترس عالمون کا صدیقون کا ترس ہے۔
۳۔ شکر صابرون کا شکر اولیا ہے۔
۴۔ صبر شاکرون کا صبر مومنین ہے۔

ادہر جناب سلیمان کا یہ مسائل حل کرنا تھا ادہر مجمع سے احسنت احسنت بارک اللہ کی صدائین بلند ہوئین - اسی مجمع مین ایک ضعیف بھی ہے جسکے تمام دست و پا مین رعشہ ہے - سر کے بال سفید ہو چکے عمر تقریباً ایکہزار پانچسو سال کی ہوگی - اپنے کانپتے اور لرزتے ہوئے ہاتھون سے عصا سنبھالا - کھڑا ہوا اور لڑکھڑاتا ہوا کچھ آگے بڑھکر یون گویا ہوا

ضعیف - اگر اجازت ہو تو مین بھی کچھ عرض کرون -

سلیمان - تمہین جو کہنا ہو کہو مین جواب دینے کیلئے تیار ہون -

ضعیف - اگر آپ نے جواب دیدیا تو بیشک آپکو سزاوار خلافت تصور کرونگا -

سلیمان - تو بیان کر اگر بفضل خدا قابل حل ہے تو مین تجھے مطمئن کردونگا -

ضعیف - وہ کیا ہے جسے چیز کہتے ہین اور وہ کیا ہے جسے کچھ چیز کہتے ہین اور اسیطرح کل چیز نا چیز کی تشریح فرمائیے -

سلیمان - بس یہی سوال ہے یا کچھ اور -

ضعیف - بس اسی قدر -

سلیمان - کیا یہ کوئی مشکل سوال ہے ؟

ضعیف - بیشک یہ سوال مشکل اور اہم ہین لیکن خاصان خدا کیلئے بہت ہی آسان ہین اور اسی امتحان کیلئے یہ سوالات پیش کئے گئے ہین -

سلیمان - اچھا سن اے مرد پیر یہان دیکھ - چیز مومن ہے - کچھ چیز سے مراد منافق ہے اور تمام چیز پانی ہے وجعلنا من الماء کل شئ حیا

ضعیف - بیشک آپ امور خلافت بطریق احسن انجام دے سکتے ہین -

سلیمان - (مسکراکر) علیک السلام

ضعیف - (ازراہ استعجاب) مین نے اسوقت کسی کو آپ پر سلام کرتے ہوئے نہین دیکھا آخر آپ نے کس کے سلام کا جواب دیا ہے -

سلیمان - [illegible]

ضعیف - مین [illegible] کہ [illegible] جسکا جواب دیا گیا ہے مین سخت متحیر ہون -

سلیمان - اے پیر مرد ایک [illegible] مجھ پر سلام کیا

ہین نے اسکا جواب دیا۔
غرضکہ یہ سب لوگ خدمت جناب داؤدؑ مین واپس آئے اور کہا بیشک سلیمان خلافت اور نبوت کے سزاوار ہین اور کہا حق اسکی قابلیت رکھتے ہین ہم لوگون کی نظرون مین سے ایسا عالم و دانا آج تک نہین گذرا۔ مناسب ہے کہ انہین اپنا خلیفہ و جانشین مقرر فرمائین۔

دوسرا باب

شان خلافت

خلافت کا معاملہ بہت نازک ہے۔ حرص و ہوا سے انسان کی آنکھون پر پردہ پڑ جاتا ہے۔ خواہشات نفسانی اُسے اپنا مرید بنا کر الٹی گنگا بہانے لگتی ہے حالانکہ خلیفہ وہی ہو سکتا ہے جسکو خداوند عالم یہ معزز مرتبہ مرحمت فرمائے اُس حکیم مطلق کا کوئی فعل حکمت سے خالی نہین ہوتا کشتی دین خدا کا محافظ اُسی کو بناتا ہے جسمین ناخدائی کی قابلیت ہو۔ یہ ممتاز عہدہ ظالمین کو نہین دیا جاتا جیسا کہ خود پروردگار عالم اپنے کلام مقدس مین اپنے خلیل سے مخاطب ہو کر فرماتا ہے لاینال عھدی الظالمین۔ اگر کوئی جامۂ خلافت اپنی حرفت اور چالاکی سے اپنے جسم مین ڈال لے تو وہ ہرگز زیب نہ دیگا اور بمنزلہ لٹیرون کے سب اُسے بُری نگاہ سے دیکھین گے اپنے انجمنون مین وقعت باقی نہ رہے گی یہ مثال اُس پر صادق آئے گی۔ کوا چلا ہنس کی چال اپنی چال بھی گیا بھول۔ جو کسی کا حق غصب کر لیتا ہے اسکو خداوند عالم تنفر کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور اوس پر لعنت کرتا ہے۔ دنیا کا قاعدہ ہے کہ بادشاہ اپنا ولیعہد اس طرح کرتا ہے کہ رعایا کو خوشی ہو قلمرو مین فتنہ و فساد برپا نہ ہو۔ جناب سلیمان امتحان مین کامیاب ہو چکے ہین۔ اب اتمام حجت کے لئے جناب داؤد نے اپنے فرزندون کو بہ غرض تحقیق علم

سلیمان روانہ کیا انہون نے یہ سوالات دریافت کئے۔
وہ دو چیزین کیا ہین جو ہمیشہ استادہ رہتی ہین اور اپنے مقام سے تجاوز نہین کرتین۔ اور وہ دو چیزین کیا ہین جو شب و روز روان رہتی ہین کسی دم کسی ساعت کسی لحظہ قرار نہین لیتین اور وہ چیزین کون ہین جو ایک دوسرے سے بہاگتی ہین اور وہ دو چیزین جو آپسین شریک ہین اور وہ دو چیزین جو آپسین موافقت نہین کرتین کیا ہین۔ جناب سلیمان نے جواب دیا وہ دو شے جو ہمیشہ کہڑی رہتی ہین وہ آسمان و زمین ہین اور وہ جو ایک دوسرے سے بہاگتی ہین آفتاب و ماہتاب ہین وہ چیزین جو روان ہین شب و روز ہین اور جو موافقت نہین رکہتی وہ موت و زیست ہین۔ اور جو کہ آپسین شریک ہین وہ جسم و روح ہین۔ یہ جواب دینے کے بعد جناب سلیمان مسکرائے۔ ان کے بہائیون کو گمان ہوا کہ شاید ہماری عقل پر ہنستے ہین۔ آخر وہ سب نہایت برہم ہوے اور جناب داؤدؑ کی خدمت مین آکر عرض کیا کہ اگرچہ سلیمان ذی عقل اور دانا ہے لیکن اسکی کمسنی ہرگز اسکی مقتضی نہین کہ وہ جامۂ خلافت سے مزین و آراستہ کیا جائے۔ جناب داؤد نے سبب دریافت کیا ان لوگون نے کہا کہ سلیمان نے بہلوگون کا آداب نہ کیا اور مابین گفتگو ہمپر ہنس پڑے۔ جناب داؤد نے فوراً ان کو طلب کیا اور وجہ دریافت کی جناب سلیمان نے عرض کی اے خدا کے برگزیدہ نبی ایک گروہ چیونٹیون کا میرے سر پر جارہا تہا اسمین سے ایک نے کہا ذرا آہستہ چلو ایسا نہ ہو کہ نبی کے سر پہ خاک پڑجائے اس بات پر مجہے بے اختیار ہنسی آگئی۔ یہ سننا تہا کہ جناب داؤد نے فرط خوشی مین سلیمان کو اپنے سینہ سے لگا لیا اور منادی کو حکم دیا کہ قوم بنی اسرائیل کو آگاہ کردے کہ وقت رحلت داؤد قریب آگیا وہ اپنا جانشین مقرر کرین گے۔ منادی نے ندا کی۔ لوگ جوق جوق دولت سرائے جناب داؤد پر آنے لگے تہوڑی دیر مین ایک کثیر مجمع ہوگیا۔ بحکم جناب داؤد ایک بلند ممبر رکہا گیا آپ نے جناب سلیمان نے فرمایا اے پارہ جگر اپنے وجود سے اسے زینت دو جناب سلیمان ممبر پہ جلوہ افروز ہوے اسوقت جناب داؤد نے فرمایا اے سلیمان غلام یعقوب تجہے

میرے پاس صحیفہ بھیجا ہے اور اسمین کچھ مسائل لکھے ہین تم ان کا جواب دو
تو مین تمہین انگشتری دون اور اپنا جانشین مقرر کرون۔ جناب سلیمان نے
عرض کی بیشک اگر الطاف ایزدی اور مہر خداوندی کا پرتو میری شمع عقل
پر پڑا تو ان مسئلون کا جواب سب پر روشن کر دون گا۔ جناب داؤد نے
فرمایا پہلے میرے چند سوالون کا جواب دو اسکے بعد صحیفہ کا مسئلہ حل کرو۔
عقل۔ باطل۔ گذرگاہ جان۔ رنج۔ فرزند۔ کسب۔ شرم۔ غصہ۔ ان سبکے
مقامات کہان ہین۔ جناب سلیمان نے فی الفور جواب دیا عقل کی سکونت
دماغ مین ہے۔ اور باطل کی جگہ کان ہے اور رستہ جان کا ناک ہے۔
شرم کی قیامگاہ آنکھ ہے اور فرزند کی جگہ پشت ہے۔ کسب کی جگہ ہاتھ
مین ہے۔ رنج کی پاؤن مین اور مقام غصہ کا جگر ہے۔ یہ سنکر جناب داؤد
بہت خوش ہوئے اور کہا اے نور چشم اب ان مسئلون کو بیان کرکے ان کا
جواب دو جو صحیفہ مین مندرج ہین۔ جناب سلیمان نے کہا اُس صحیفہ معظم مین
مرقوم ہے کہ اشیاء عالم مین کمتر کون شے ہے اور سب سے زیادہ تلخ کیا چیز ہے
کون شے سب سے بڑی ہے کون شے سب سے دور ہے کیا چیز سب سے نزدیک
ہے۔ دلآرام سب سے زیادہ کون شے ہے۔
اب اسکا جواب بھی بیان کرتا ہون۔ کمتر چیز انسان کا یقین ہے اور زیادہ
شے آدمیون کو شک ہے۔ تلخ سب چیزون مین فقیری ہے بدتر تمام اشیا مین
کفر ہے، دلآرام سب سے زیادہ جسم ہے جسمین جان رہتی ہے نزدیک کل چیزون
سے عالم بقا ہے اور دور ہیہ دنیائے فانی ہے بعد ازان وہ صحیفہ مبارک
کھولا گیا دیکھا کہ اُس مین وہی تحریر ہے جو جناب سلیمان کی زبان اقدس سے
حاضرین سن چکے تھے۔ اب جناب داؤد نے فرمایا کہ بہ ایمائے پروردگار
عالم مین سلیمان کو اپنا خلیفہ و جانشین مقرر کرتا ہون۔ اے حاضرین جلسہ
انکی اطاعت منظور کرو یہ سنکر تمام قوم بنی اسرائیل نے سر تسلیم خم کیا
بسر و چشم اطاعت قبول کی۔ جناب داؤد نے انگشتری اور صحیفہ جناب سلیمان کو دیا

اور فرمایا خدا تمکو نبوت مبارک کرے - یہ کہکر آپ مجلس سے اُٹھے سراپردۂ حرم مین داخل ہی ہوا چاہتے تھے کہ ملکوالموت نے یہ پیغام دیا کہ خداوند عالم آپ کا مشتاق ہے یہ مژدہ سنکر روح اقدس مسرت سے پھڑک کر جسم مبارک سے نکلگئی اور باغ بہشت کی سیر مین مشغول ہوئی - صلواۃ اللہ وسلام علیہ

جو حضر عقل کو کام مین لاینوالے بخوبی سمجھ سکتے ہین کہ خلافت کے لئے یہ امر ضروری ہے کہ خداوند عالم منتخب فرمائے - اسکے لئے اجماع باطل اور ووٹ النفٹ ہے جناب سلیمان کو خدا نے خلافت کے لئے منتخب فرمایا اور اپنا علم دیا کہ جسسے انہون نے صحیفہ کا راز آشکار کر دیا - اب خلافت جناب امیرالمومنین علیہ السلام کو ملاحظہ فرمائے - کسطرح خداوند عالم انتخاب کرتا ہے اور اپنے پیارے رسول کو تاکید فرماتا ہے کہ علی کو اپنا جانشین مقرر کردو -

فخر موجودات جناب سرور کائنات حج آخری سے واپس آرہے ہین اُس صحرائے بے آب وگیاہ کی تپتی ہوئی زمین پر گذر ہوتا ہے جسے غدیر خم کے نام سے موسوم کرتے ہین - حامل وحی الہی یہ پیغام لیکر حاضر خدمت نبوی ہوتے ہین یا ایھا الرسول بلغ ما انزل الیك من ربك وان لم یفعل فما بلغت رسالتهٗ یعصمك من الناس - اے رسولؐ حکم الہی کو پہونچا دو اگر نہ پہونچایا توگویا تم نے کار رسالت کو انجام نہ دیا - اور شر مردم سے خدا تمہین محفوظ رکھنے والا ہے "

یہ حکم باری سنکر آپ وہین رک جاتے ہین اور بارگاہ نبوی سے یہ حکم نافذ ہوتا ہے کہ تمام ہمراہی اس مقام پر جمع ہون - جو لوگ آگے بڑھ گئے ہون واپس بلالئے جائین جو ہنوز پیچھے ہون اُن کا انتظار کیا جائے مجھے حکم خدا پہونچانا ہے تبلیغ حکم باری مین اب تامل ممکن نہین - حکم ہوتے ہی لوگ جمع ہونے لگے - تمام آدمی اٹھارہ ہزار کی تعداد سے سنسان جنگل آباد ہوا - [illegible] منبر کا ڈھیر تیار کیا گیا جو پائے اقدس رسول سے مس ہو کر ہمپایہ عرش ہو گیا شہنشاہ دوسرا اسکے فرق اقدس پہ بجائے تاج زرین ابر رحمت سایہ افگن سینہ مبارک شہ دین صحرا نشال ہوکر

جھوم رہے ہین رحمۃ اللعالمین کا خیر مقدم منا رہے ہین۔ ڈالیان قدمبوس
ہونے کے لئے بار بار جھک رہی ہین' گل شگفتہ ہین' کلیان مسکرا رہی ہین یہ خارزار
بیابان غیرت گلزار ہوگیا نعرۂ تکبیر اقصائے عالم سے بلند ہوکر قدسیون کے گوش
حق نیوش تک پہونچ رہا ہے سردار دوجہان کا ممبر پہ متمکن ہونا ملائکہ مقربین کا بغرض
تہنیت آنا عجیب منظر تھا فرشتون کی کثرت سے یہ زمین نمونہ آسمان بنگئی۔ اب
زبان وحی ترجمان پر کچھ قیمتی اور انمول الفاظ آرہے ہین الست اولی بکم
من انفسکم کیا تم اپنے نفسون پر مجھے فوقیت اور ترجیح دیتے ہو۔ قالو بلیٰ
سب عرض کرتے ہین بیشک یا رسول اللہ۔ آپ اولیٰ اور بہتر ہین۔ اب
دست ہائے اقدس رسول مین بازوے علی ہین۔ ہاتھ اسقدر اونچے ہین کہ
سفیدی زیر بغل اقدس صاف نمایان ہے رسول کی زبان مطہر سے نکلے
ہوئے الفاظ کانون کے ذریعہ سے دلمین پہنچتے ہین اور صاحبان ایمان کے
لوح دل پر نقش ہوتے جاتے ہین من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ
جس کا اب تک مین مولا تھا آج سے یہ علی بھی اسکا مولا و سردار ہے اس
ارشاد سے یہ راز بھی کھل گیا کہ جس کا مین سردار تھا یعنی جن لوگون نے
مجھے رسول مانا وہ علی کی امامت کے بھی قایل ہون گے کیونکہ امامت جزو
ایمان ہے اور بعد خدا اور رسول امام کی اطاعت واجب ہے لیکن وہ
دنیا کے بندے جنکو آج تک میری نبوت و رسالت مین شک رہا ان
لوگون کا علی کو سردار اور مولا تصور کرنا فی الحال اطمینان بخش گو وہ
آج زبان سے اقرار کر رہے ہین اور انہون کی زبان سے کچھ بعید نہین کہ
کل کو خود بھی خلافت کا دعوی کر بیٹھین۔ اسلئے حبیب خدا نے
فرماتے ہین۔ اللھم وال من والاہ وعاد من عاداہ
خداوندا جو اسکو دوست رکھے تو بھی اسے دوست رکھ اور جو
اسے دشمن رکھے اسے تو بھی دشمن رکھ۔ اسی موقع پر یہ
نہ ورسوت ... کہ رسول مقبول کی دعا حضرت ... اور ... سنہ ...

... کی ... غصب کرنے والے ...
من خدا ہونے اور اُن کا ٹھکانا بجز جہنم کے کہیں نہیں ہے۔
الغرض علیؑ جملہ مخلوق کے مولا و آقا قرار پا گئے۔ چاروں طرف سے
بخ بخ لک یا علی کی آوازیں آ رہی ہیں مسرت کے شادیانے بج رہے
ہیں۔ دوست و دشمن بظاہر سبھی شاد ہیں اس موقع پر پروردگار عالم نے خو
شخبری کی نذر بھیجی ہے قابل ذکر ہے الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت
علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا آج ہم نے دین کو کامل کیا اور
اسلام سے میں راضی ہوا۔ اپنی نعمتوں کو ختم کیا۔ یہ آیۂ خلافت امیرالمومنین
پر دلالت کرتا ہے، اور اس سے معلوم ہوتا ہے کہ علی کی خلافت منجانب اللہ
ہے اور یہ اعلیٰ صفت ہے شناخت امام کی۔ امام بحکم خدا ہوتا ہے۔
لوگوں میں یہ قدرت و طاقت ہرگز نہیں کہ وہ امام بنا سکیں۔ لیکن قیامت
ہے کہ ان واقعات کے ہوتے ہوئے بھی لوگ حقیقت پر پردہ ڈالتے ہیں
سقیفہ کی اجماع کا لاطایل افسانہ سناتے رہتے ہیں۔ کیا یہی انصاف ہے کہ
... خلیفہ خلیفۂ اول تصور کیا جائے اور خدا کے منتخب کئے ہوئے خلیفہ کو
... زینے پر جگہ ملے۔ اگر پہلو میں دل اور دل میں ایمان کی شمع روشن ہو
بلد اس تاریک راستہ کو ترک کر کے صراط مستقیم پر آجائیں ورنہ
... قریب ہے پیش خدا کوئی جواب کارآمد نہ ہوگا اور بجز ندامت
... سے چارہ نہ ہوگا۔ پھر افسوس کرنا بھی بیکار ہوگا۔ وقت تاسف یہ
... صادق آئے گی۔
اب پچھتائے کیا ہوت جب چڑیاں چگ گئیں کھیت
عاقل پر فرض ہے کہ اپنا انجام بخیر ہونے کی تدبیر سوچ لے۔



خط وہ لکھتے ہیں پہ لکھنے نہیں دیتا ہے رقیب
ماجرا یہ بھی کم از قصۂ قرطاس نہیں ۔

دنیا اور نا پایدار دنیا کا انجام ہی فنا ہے۔ ہر وقت ہر ساعت ہر لحظہ موت کا گھوارہ جنبش کرتا رہتا ہے دنیا کے ہر ذرہ سے کل من علیھا فان کی دل ہلا دینے والی آواز شب و روز آتی رہتی ہے۔ ہر ذیحیات کو موت ذائقہ چکھنا پڑے گا۔ تجربہ بھی اسکا شاہد ہے اور عقل بھی تسلیم کرتی ہے۔ دنیا اور ناچیز دنیا ایک عبرت کا نمونہ ہے۔ بحر عالم میں انسان ایک حباب ہے جو لازمی نتیجہ ٹوٹ جاتا ہے۔ یہ دنیا کسی کی دائمی قیام گاہ نہیں چنانچہ کسی نے خوب کہا ہے (بیت)

جب احمد مرسل نہ رہے کون رہیگا

اسوقت ہم اس برگزیدہ پیغمبر کو بستر بیماری پر دیکھ رہے ہیں۔ جناب امیر علیہ السلام کو اپنا جانشین بنا چکے۔ انکی اطاعت اہل عالم پر فرض کر دی۔ آیۂ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ خدا نے نازل کیا رسول امت کے کانون تک پہونچا چکے اتمام حجت کیلئے آخری وقت میں یہ حدیث بھی فرما دی انی تارک فیکم الثقلین کتاب اللہ اھلبیتی ما ان تمسکتم بھما لن تضلو بعدی انھما لن یفترقا حتی یردا علی الحوض (یعنی) اے مسلمانو عنقریب مجھسے دنیا خالی ہو جائیگی لیکن تمہارے درمیان دو گرانقدر چیزیں چھوڑے جاتا ہون ایک کتاب خدا دوسرے اپنے عترت جبتک ان دونوں کے دامنوں سے متمسک رہو گے ہرگز گمراہ نہ ہوگے اور یہ دونوں آپس میں ایسے متحد ہیں کہ ان میں کبھی جدائی نہیں ہو سکتی۔ یا متمسک کردہ نقیہ

میرے پاس حوض کوثر پر پہونچیں گے۔

یہ حدیث بین الفریقین ہے، رسول تو کتاب خدا اور عترت دونوں سے متمسک رہنے کا حکم صادر فرماتے ہیں اگر ان میں سے کسی کا دامن چھوٹا تو وہ یقیناً گمراہ ہوجائے گا لیکن آگے چلکر معلوم ہوگا کہ قول رسول کی کیا وقعت کی گئی۔

اب خدا کا پیارا رسول بستر بیماری پر آخری کروٹیں لے رہا ہے ضعف کا یہ عالم ہے کہ چشم مبارک بند ہے لیکن قوائے ذہنیہ میں فرق بتلانے والے یقیناً دشمن اسلام ہیں۔ رسول کی نسبت نسیان یا ہذیان کا گمان کرنا ضعف ایمانی نتیجہ ہے اسی صاحب ما ینطق عن الھوی ان ھو الا وحی یوحیٰ کی زبان پر یہ الفاظ جاری ہیں۔ لائو لائو قرطاس و قلم لائو میں تمہیں ایک نوشتہ لکھدوں تاکہ تم اسپر عمل کرو اور تا قیامت گمراہ نہ ہو۔ گویہ کلام کسی خاص سے مخاطب ہوکر نہیں کیا جاتا بلکہ ایک مجمع سے خطاب ہے۔ لیکن ایک بے ادب شخص نہایت بیباکی سے کہہ اٹھتا ہے حسبنا کتاب اللہ الرجل لیھجر ہمیں صرف خدا کی کتاب کافی ہے کسی تحریر یا نوشتہ کی ضرورت نہیں یہ شخص حالت بیماری میں (معاذ اللہ) ہذیان بکتا ہے۔

آہ کیا سخت کلمہ ہے جو محبوب الٰہی کے دل پر نشتر کا کام کرتا ہے قلب مبارک ان گستاخانہ کلام سے دکھہ اٹھتا ہے۔ افراط غیظ سے چہرۂ انور سرخ ہوجاتا ہے جبین مبارک پر پسینہ کے قطرے نمایاں ہوتے ہیں اور زبان پر یہ الفاظ آتے ہیں۔ قوموا عنی لا ینبغی عندی التنازع اٹھ جاؤ میرے پاس سے میرے سامنے تنازع جائز نہیں۔ اللہ اکبر رسول کے قوت ذہنیہ کی یہ کیفیت ہوتی ہے۔ حالت غشی میں ایسا بلیغ کلام کسی کی زبان سے نہیں نکل سکتا ایک مختصر جملے میں اپنے مراتب کا اظہار کردیا اور بتلادیا کہ ہدایت امت کے لئے کچھ تحریر کرتا تھا تاکہ صراط مستقیم سے قدم نہ ڈگنے پائیں لیکن خیر اگر تم نہیں مانتے تو جاؤ ضلالت کے چاہ عمیق میں غوطہ لگاؤ۔

تو اب تحریر وصیت کے روکنے کا راز بھی کھلا جاتا ہے۔ آہ ادھر سرداریہ دو عالم

کا دم نکلا ادہر خلافت کے لیئے چمیگوئیان ہونے لگین۔ رسول کا کفن میلا ہونے کا کیا ذکر ابہی کفن بہی میسر نہ ہوا۔ شہنشاہ دین و دنیا کے جنازے کو چہوڑ کر اسیران حرص و ہوا، دنیا پر جان دینے والے، عقبیٰ کے خیالات سے بے خبر، سلطنت کی تمنا مین مرمٹنے والے دوسری تدبیرین ہمہ تن مصروف ہو گئے۔ سقیفہ بنی ساعدہ مین قیام شورہ باطل کی رائے قایم ہو گئی بخ بخ لک یا علیؑ کی آواز دینے والے آج خلافت کے مدعی نظر آتے ہین۔ اللہ رے انقلاب زمانہ۔

ناظرین آئیے تہوڑی تکلیف گوارہ فرمایئے غدیر خم کا میدان اور جناب امیر علیہ السلام کی خلافت کی کیفیت تو ضرور یاد ہو گی۔ ابہی تہوڑا ہی زمانہ گذرا ہے کہ بہ حکم خدا حضرت علیؑ تمام عالم کے مولا و سردار قرار پائے ہین آج ذرا سقیفہ کی گربڑ جہالا اور پنچائتی خلیفہ کے انعقاد کا بہی نفرت کی نگاہون سے نظارہ کر لیجیے۔ تضیع اوقات تو ضرور ہے لیکن دیکھ لیجیے کہ یہ کیسی یادگار رہے گی۔ وہ دیکہو کچھ مقدس حضرات جنکی لمبی لمبی داڑہیان ہوا کے تہپیڑون سے ہل رہی ہین حرص و ہوس کے گرماگرم پلاؤ کہاکر سقیفہ مین شرفت کا جال پہیلانے جا رہے ہین۔

ہان یہی تو وہ مقام ہے جسے سقیفہ کہتے ہین یہان تو ایک خاصہ مجمع نظر آتا ہے، وہ دیکہو کوئی شخص کپڑے مین لپٹا ہوا دکہائی دیتا ہے، یا خلافت کی خوشی اور تمنا مین شادیٔ مرگ ہو گئے۔ دریافت کرنا چاہیئے اچہا ذرا آگے بڑہ چلو وہ ایک صاحب دریافت حال فرماتے ہین۔

عمر۔ یہ کون حضرت ہین؟

عوسم۔ یہ سعد بن عبادہ ہین

عمر۔ اس شان سے بیٹہنا کیا معنے رکہتا ہے؟

عوسم۔ بوجہ مرض ضعف و ناتوانی کا غلبہ ہے۔

خطیب۔ بیشک لایق حمد و ثنا ذات پروردگار ہے۔ جسکا کوئی مثل و نظیر نہین، ہم انصار خدا ہین اور اے گروہ مہاجرین آگاہ ہو کہ رسول نے

رحلت کی اب امر خلافت کے لئے کسی کو تفویض کرنا چاہیئے مہاجر و انصار جمع ہین آپسمین رائے قایم کرلی جائے ۔

ابوبکر ۔ اہل عرب اُسوقت اطاعت قبول کرین گے جب قریش مین سے کوئی خلیفہ ہوگا ۔ مین خلافت کے لئے دو شخصون کو تجویز کرتا ہون ۔ ان مین جسے چاہو انتخاب کرلو ۔

سعد ۔ اچھا بیان کردہ دونون کون ہین ؟

ابوبکر ۔ اول عمر دوم ابوعبیدہ جراح ۔

عمر ۔ مجھے آپکی گفتگو بیحد پسند ہے مین اسکی تائید کے لئے بسر وچشم تیار ہون ۔ لیکن مجھے ان لوگون پر امیر ہونا ہرگز گوارہ نہین جن مین ابوبکر سا جہان دیدہ بزرگ سن رسیدہ موجود ہو ۔

حباب بن منذر ۔ سنو بھائیون مشکل کی گرہ بارہا مین نے اپنے ناخنِ تدبیر سے کھولی ہے میری رائے یہ ہے کہ امیر ہم مین سے ہو اور ایک تم مین سے

راوی ۔ ہان پنچائتی خلافت مین مشکل ہی کیا ہے، دو کی کیا حقیقت ہے دو سو خلیفہ بنا لو ۔

اب کیا کہنا ہے، آپس مین بحث چھڑ گئی ۔ تو تو مین مین اور ہاتھا پائی کی نوبت آ گئی ۔ عمر صاحب نے ابوبکر کو اشارہ کیا اُنھون نے جھٹ اپنا دست ہوس کشادہ کیا پہلے عمر نے بیعت کی بعد ازان کچھ اور لوگون نے ہاتھ پر ہاتھ مارا یہ شان ہے پنچائتی خلیفہ کی ۔

اب یہ لوگ تلوارین کھینچکر گشت کرنے لگے بزور شمشیر بیعت کرنے والون کی تعداد بڑھائی گئی ۔

پھر کیا تھا خلافت کی کشتی حرص وہوا کے دریا مین چلنے لگی یا یون سمجھئے کہ خلافت کی موٹر گاڑی حرص کے انجن سے اپنی تیزیان دکھانے لگی ۔

کیون نہو ماشاءاللہ ڈرائیور بھی جہان دیدہ ملے ،

افسوس حقیقی خلیفۂ رسولؐ کو خلافت سے محروم کیا گیا معصومۂ عالم جناب فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا جنکی نسبت رسول نے فاطمہ بضعۃ منی ارشاد فرمایا۔

آہ اُسی فاطمہ کو کیا کیا ایذائین دی گئین،

شکم مبارک پر دروازہ گرایا گیا جس کے صدمے سے محسن کی شہادت ہوئی۔

اللہ اللہ رسُول کی پارہ جگر دعویٰ کرے مگر کچھ خیال نہ کیا جائے حسنینؑ اور اُم ایمن کی گواہی مسترد اور ناقابل اعتبار تصور کی جائے اور جناب فاطمہ کو باغ فدک سے محروم رکھا جائے۔

لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم



خاتمۃ الطبع

الحمد للہ کہ یہ کتاب مسمیٰ بہ رسالۂ نقش ایمانی ماہ صفر المظفر ۱۳۴۶ھ مطابق ماہ۔ اگست ۱۹۲۷ء باہتمام خاکسار خادم المومنین صادق۔ محمد صادق پروپرائٹر صادق پریس لکھنؤ احاطہ کمال جمال رکاب گنج مین چھپکر شائع ہوئی۔ جملہ علوم و فنون کی کتابون کے ملنے کا پتہ محمد کاظم آزاد مینجر صادق بک ایجنسی لکھنؤ احاطہ کمال جمال رکابگنج

کاتب الحروف ایس آئی۔ آرٹی ہلوری

مختصر فہرست کتب صادق بک ایجنسی لکھنؤ احاطہ کمال الدین خاں

تحفۃ العوام جدید سندی مصدقہ جناب قدوۃ العلما مولوی السید آقا حسن صاحب قبلہ معہ استخارہ سجادیہ ہدیہ ایکروپیہ آٹھ آنہ عہ؍
مترجم شیعہ پنجسورہ معہ دیگر اوراد حناشدہ مجلد ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۵؍
دعائے مشلول مترجم مصدقہ شمس العلما مولوی السید ناصر حسین صاحب قبلہ ۲؍
لوح کتابی معہ دیگر اوراد ا؍ دعاء نور جیبی ا؍ دعاء سونا ا؍
دعاء نور در حلقہ سورہ جن ا؍ دعاء رد سحر ا؍ دعاء وسعت رزق
جوشن کبیر و صغیر ا؍ ام الصبیان ا؍ ناد علی کبیر ؍ علی بند ا؍
بازو بند جناب امیر ا؍ ہفت ہیکل ا؍ حرز ابو دجانہ ا؍
سلمان محمدی سوانح حضرت سلمان فارسی مصنفہ جناب السید شوکت علی صاحب فراق صاحب دام ظلکم العالی رئیس قصبہ ہلور ضلع بستی قیمت فی جلد صرف ۸؍
براہین غم جناب تعشق مرحوم کے چیدہ ولاجواب مراثی کا مجموعہ معہ دیگر رباعیات و سلام و سوانح عمری مصنف قیمت صرف عہ؍
صادق جنتری اسمیں علاوہ جنتری کے نظم دلکش و مضامین دلچسپ و نسخہ جات مجرب و تاریخہائے سعد و نحس و وفات و پیدائش معصومین و نقوش وقت دیدن ماہ و نقشہ برآورد تنخواہ و تعطیلات دیوانی و کلکٹری و احکام نوروز سائز جیبی قیمت ۰؍
مثنوی طلسم الفت مصنفہ جناب آفتاب الدولہ اسد جنگ المتخلص بہ قلق یہ مثنوی بے مثل ولاجواب لائق دید ہے یہ عرصہ سے کمیاب ہوگئی تھی اب پھر چھپکر تیار ہوگئی شائقین جلد خرید فرمادیں ورنہ افسوس رہے گا کیونکہ تعداد طبع بہت کم ہے قیمت صرف ۱۲؍ علاوہ محصول ڈاک
دار الاشاعت ہلور حضرات مومنین کیواسطے ایک دار الاشاعت قایم کیا گیا ہے جس میں حضرات ائمہ طاہرین کے متعلق واقعات جمع کرکے شایع کرنا او اعتراضات مخالفین کرنا۔ چندہ سالانہ عہ؍ سکریٹری عترت حسین صاحب عترت

جملہ فرمایشیں بنام محمد کاظم آزاد منیجر صادق بک ایجنسی چوک لکھنؤ آنا چاہئیں

اور تفسیر کبیر مین یہ ہے "ومن المنهزمين عمر الا انه لم يكن من اوائل المنهزمين" یعنی منجملہ بھاگنے والون کے جہاد سے حضرت عمر بھی تھے مگر یہ کہ وہ سب سے پہلے نہین بھاگے تھے۔

اور صحیح بخاری کی جلد دوم چھاپہ بمبئی صفحہ ۱۰۱ مین بمقام جنگ حنین لکھا ہے۔ "وانهزم المسلمون وانهزمت معهم فاذا بعمر بن الخطاب في الناس فقلت له ما شان الناس قال امر الله" یعنی قتادہ سے منقول ہے کہ مسلمان لوگ بھاگے اور مین بھی بھاگا تب کیا دیکھتا ہون کہ اون بھاگنے والون مین عمر بن الخطاب بھی موجود ہین مینے کہا یہ کیا حال ہوا ہم لوگون کا کہ جناب رسولخدا ص کو کفار مین چھوڑ کر بھاگے عمر نے جواب دیا کہ جو خدا کو منظور تھا وہ ہوا۔

اور حضرت عثمان صاحب کا بھاگنا احد سے تو بتصریح تمام بخاری کے صفحہ ۵۳۲ مین موجود ہے کہ ابن عمر سے ایک شخص نے پوچھا "وهل تعلم ان عثمان فر يوم احد قال نعم" یعنی آیا تم جانتے ہو کہ عثمان بھاگے تھے جنگ احد مین؟ ابن عمر نے کہا کہ ہان۔ اور یہہ صحیح بخاری کے صفحہ ۶۰۱ مین مرقوم ہے کہ "براء ابن عازب سے کسی شخص نے پوچھا کہ کیا تم سب جنگ حنین مین جناب رسولخدا ص کو تنہا چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ اوسنے کہا کیا ہوا تھا جو بھاگے لیکن جناب رسولخدا ص نہین بھاگے"

اور تاریخ الخمیس مذکور مین مرقوم ہے "لم يبق معه عليه السلام الا اربعة ثلثة من بني هاشم علي والعباس وابو سفيان بن الحارث وواحد من غيرهم وهو عبد الله ابن مسعود" یعنی سب لوگ بھاگ گئے پیغمبر خدا ص کے پاس سے فقط چار آدمی رہگئے تھے تین شخص بنی ہاشم سے علی و عباس اور ابو سفیان بن حارث جو آنحضرت ص کے چچیرے بھائی تھے۔ اور ایک غیر بنی ہاشم سے یعنی عبد اللہ ابن مسعود۔ اور یہ روایت مواہب لدنیہ اور فتح الباری مین بھی ہے۔

اور روضۃ الصفا چھاپہ بمبئی کی جلد دوم صفحہ ۹۱ مین لکھا ہے کہ "دوران روز ہولناک یعنی روز جنگ احد۔ خالد بن ولید از کمین گاہ بیرون آمدہ نزدیک لشکر اسلام اصحاب گرد

حضرت نبوی آندیہ بانگ بر مشرکان زد کہ بگیرید این شخص را کہ طالب اوئید کفار با تیر و نیزہ و شمشیر
آہنگ جنگ کردند اصحاب رو بگریز نہادند و در خدمت آنسرور بغیر از امیر المومنین علی ع و ابودجانہ
و سہیل ابن حنیف دیگرے نماند و حالت غشی بر آنحضرت ص طاری شدہ چون اندک افاقتے روئمود
از علی پرسید مردم چہ کردند گفت نقض عہد نمودہ فرار کردند حضرت فرمود ہم جمعے کہ قصد من دارند
کفایت کن۔ اسد اللہ تیغ کشیدہ و روئے بر مخالفان نہادہ ایشان را منہزم ساخت و بخدمت سید
رُسل و ہادی سُبل معاودت نمودہ دید کہ جمعے دیگر قصد آنحضرت ص دارند آنفرقہ ~~آہنگ~~ کردہ ایشان نیز رو
بگریز نہادند و دران زمان کہ حضرت امیر باکفار مبازرت می نمودند ابودجانہ و سہیل بربالائے
سرآنسرور ایستادہ بودند و آنحضرت ص را محافظت می نمودند،، و در بعضے روایات آمدہ کہ زید
بن اسید بن وہب از عبد اللہ ابن مسعود پرسید کہ چنان شنیدہ ام کہ در روز احد بغیر از علی ع و ابودجانہ
و سہیل بن حنیف کسے نزد پیغمبر ص نماندہ بود و بعد از ساعتے عاصم بن ثابت و طلحہ بن ثابت آمدہ در خدمت
خیر البشر کمر بستند این خبر بیان واقع است گفت بلے۔ پرسیدم کہ ابوبکر و عمر کجا بودند گفت ایشان
نیز بگوشہ رفتہ بودند و در روز سوم از جنگ بخدمت آنسرور فایز شدند حضرت رسول ص فرمودند
بدرستیکہ درین واقعہ بعریض رفتہ آید۔ و در بعضے از اخبار آمدہ کہ عثمان بن عفان با دو کس از
جنگاہ بیرون رفتہ راہ گم کردند و بعریض رسیدہ بعد از سہ روز بخدمت رسالت پناہی آمدند۔
حضرت ص فرمودند،، لقد ذھبتم فیھا عریضۃ،،

عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں ہے ،، وقیل انہ علیہ السلام سب الذین انھزموا
یوم احد وکان فیھم عثمان بن عفان۔ فنزلت ھذہ الآیۃ فکف عنھم،، یعنی اور کہا
گیا تحقیقکہ جناب رسولخدا ص نے جو لوگ جنگ احد میں بھاگے تھے اون سب پر سب کیا ہے اور اُن
مین عثمان بھی تھے،،

اور جمال الدین نے روضۃ الاحباب میں اور شیخ عبد الحق محدث دہلوی نے مدارج النبوۃ میں اور
ملا معین نے معارج النبوۃ میں لکھا ہے جسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ جب روز جنگ احد سب مسلمان

بھاگ گئے اور جناب رسولخدا ص کو تنہا چھوڑ دیا تو حضرت ص کو غصہ آیا دیکھا کہ جناب امیرؑ پہلو مین کھڑے ہین۔ فرمایا اے علی تم بھی ان لوگون کے ساتھ کیون نہین چلے گئے۔ جناب امیرؑ نے جواب دیا کہ یا رسول اللہ لا کفر بعد الایمان اِنَّ لی بک اسوۃ،، کیا بعد ایمان کے کفر اختیار کرنا مین تو آپکا پیرو ہون۔

منمولفت پس سمجھ لینا چاہیے کہ حضرت علیؑ کے نزدیک لڑائی سے بھاگنے والا کفر کے درجہ پر پہونچ جاتا ہے۔

مشکوٰۃ شریف مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۹ مین بمقام علامات نفاق لکھا ہے ،، والتولی یوم الزحف،، یعنی لڑائی سے بھاگنا علامت نفاق کی ہے۔ پس ثلثہ بدیہتہً مصداق سورۂ منافقین کے ہوئے۔

(۷) ترمذی اور حاکم سے خان بہادر احمد حسین حنفی المذہب عمدۃ المناقب مین لکھتے ہین کہ مروی ہے از رسولخدا ص کہ تحقیق خدائے پاک مرا حکم کرد بمحبت چہار کسان وخبر داد مرا کہ او تعالی از ایشان محبت دارد۔ پرسیدہ شد کہ یا رسول اللہ ص آنہا کیستند ؟ فرمود علی از ایشان است۔ وابوذر و مقداد و سلمان رضی اللہ عنہم۔

(۸) مدارج النبوۃ جلد دویم صفحہ ۵۰۱ روایت است از زہری کہ فرمود آنحضرت ص عبداللہ ابن ربیعہ را کہ بیرون آید و بگوید مردم را کہ نماز بگذارید۔ پس بیرون آمد عبداللہ بن ربیعہ و ملاقات کرد عمر بن الخطاب را و گفت با وے بگذار نماز با مردم پس گذارد عمر نماز را با مردم۔ وبود وے رضی اللہ عنہ جہیر الصوت پس شنید آنحضرت ص آواز عمر را و فرمود آیا ہست این آواز عمر ؟ گفتند بلے یا رسول اللہ۔ فرمود ابا دارد خدا و مومنان

ﻟﮧ یہ قول جناب امیر علیہ السلام شاید اس آیت قرآن سے ماخوذ ہے ،، انما المومنون الذین آمنوا باللہ ورسولہ واذا کانوا معہ علی امر جامع لم یذھبوا حتی یستاذنوہ ط ۱۰ پارہ سورہ نور یعنی مومن نہین مگر وہ کہ ایمان لائے اللہ و رسول پر اسکے اور جب ہو ساتھ اسکے کسی امر جامع پر نہ جائین جبتک اجازت نہ لے انکو رسول ،، امر جامع کی تشریح مین صاحب خلاصۃ التفاسیر نے صفحہ ۳۴۱ مین یہ لکھا ہو ،، امر جامع جیسے نماز جماعت یا عید یا جنازہ وغیرہا یا اور ایسا کام جسمین اجتماع و اہتمام کی ضرورت ہو۔ بامشورہ یا جہاد ،، ۱۲

دوم رائے جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی

عند التحقیق حسب روایات مندرجہ ذیل ناخوشی و بیزاری آنحضرت ص کی خلفائے ثلثہ سے ثابت ہوتی ہے۔

(۱) عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری میں بسبب نزول آیۂ "لیس لک من الامر شیٔ" میں لکھا ہے کہ "جناب رسولخدا ص نے جہاد میں سے بھاگنے والوں پر سب کیا ہے" (از تحفۃ الاشعریہ مقصد اول)

اور نیز اسی کتاب میں ہے "انہ علیہ السلام دعا بسبب الذین انہزموا یوم احد وفیہم عثمان بن عفان" یعنی تحقیق جناب رسولخدا ص نے جو لوگ احد میں بھاگے تھے اون پر سب کیا یعنی برا کہا اور اون میں عثمان بھی تھے۔

عینی شرح اس حدیث بخاری میں ہے کہ جناب رسولخدا ص صبح کی نماز کی دوسری رکعت کے رکوع سے جب سر اٹھاتے تھے تو کہتے تھے "اللھم العن فلاناً وفلاناً وفلاناً" لکھتے ہیں کہ یعنی اون لوگوں کے حق میں ہے جو اصحاب کہ جنگ احد میں جنگ سے بھاگے تھے رسولخدا ص کو چھوڑ کر۔

(۲) مشکوٰۃ کتاب الاعتصام صفحہ ۲۴ میں ہے کہ حضرت عمر آئے ایک نسخہ توراۃ کا لیکر اور کہا کہ یا رسول اللہ یہ نسخہ ہے توریت کا۔ تب آپ خاموش رہے اور عمر نے اوسکو پڑھنا شروع کیا۔ چہرۂ مبارک متغیر ہوتا جاتا تھا رسولخدا کا۔ کہ ابوبکر بولے کاش کہ تو مرجاتا اور تیری ماں رونیکو بیٹھتی تجھکو۔ عمر نے طرف چہرۂ رسول ص کے دیکھکر کہا کہ میں پناہ مانگتا ہوں غضب الٰہی سے اور رسول ص کے غضب سے۔ اور راضی ہوا میں خدا سے اور اسلام و دین اور نبوت محمد ص سے۔ پس فرمایا نبی ص نے کہ قسم بخدا اگر موسیٰ ہوتے تو وہ میری اطاعت کرتے اور تم مجھے چھوڑ کر گمراہی اختیار کرتے۔ (از مجمع البحرین صفحہ ۳۷۸)

ایک اور روایت بھی ہے حضرت عمر سے کہ وہ فرماتے ہیں "میں لکھی میں نے ایک کتاب اہل کتاب سے اور آیا میں پیغمبر خدا ص کے پاس۔ پیغمبر نے پوچھا یہ کیا ہے؟ حضرت عمر نے کہا کہ یہ کتاب ہے کہ لکھا ہے میں نے اسکو تاکہ زیادہ ہوئے اس سے علم طرف علم ہمارے کے۔ پس غصہ ہوئے پیغمبر یہاں تک کہ چہرہ اون کا سرخ ہو گیا۔ (از رسالہ روشنی جلد ا حصہ ۱۰ صفحہ ۳)

(۳۳) حدیث مرحم شہدا احد مین فرمایاہے جناب رسولخدا م نے ابوبکر صاحب سے ولا ادری ما تحدثون بعدی، یعنی مین نہین جانتا کہ تم میرے بعد کیا کیا بدعتین کروگے۔

صواعق محرقہ صفحہ ۱۳۱ مین لکھاہے کہ جناب رسولخدا م نے فرمایا اے ابوبکر کاش ہم ملاقات کرتے اپنے بھائیون سے۔ ابوبکر نے کہا یا رسول اللہ ہم لوگ آپکے اخوان سے ہین حضرت نے فرمایا نہین تم اصحاب ہو ہمارے اخوان تو وہ ہین جو بے دیکھے ہماری تصدیق کرینگے اور وہ ہمکو اپنے اولاد اور باپ سے زیادہ محبوب رکھینگے۔

جذب القلوب الی دیار المحبوب مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہین "بعد ازان جائے دیگر بر شہدا رودیگر بایستاد۔ فرمود اینہا اصحاب منند کہ روز قیامت برایشان گواہی دہم۔ ابوبکر صدیق گفت یا رسول اللہ ما نہ اصحاب توایم۔ فرمود بلے شما اصحاب منید ولیکن ندانم کہ شما بعد از من چہ کنید" ملا

(۳۴) صحیح مسلم اور تفسیر درمنثور مین حذیفہ سے روایت ہے کہ لیلۃ الاحزاب مین ہم جناب رسولخدا م کے ساتھ تھے "وکان رسول اللہ صلعم یصلی من اللیل فی لیلۃ باردۃ لم اقبلہ ولا بعدہ بردا کان اشد منہ" یعنی رسولخدا م نماز پڑھتے تھے اور وہ رات ایسی سرد تھی کہ ایسی سردی نہ پیشتر دیکھی تھی نہ بعد اسکے "فقال الا رجل یذھب الی ھولاء فیاتینا بخبرھم جعلہ اللہ معی یوم القیامۃ" یعنی فرمایا جناب رسولخدا م نے کہ آیا کوئی شخص ایسا ہے جو لشکر کفار کی طرف جائے اور انکی خبر لاوے تو عوض مین اسکے خداوند عزوجل اسکو قیامت کے دن میرے ساتھ کریگا "فقال فما قام منا انسان قال فسکتوا ثم عاد فسکتوا" حذیفہ کہتے ہین پس ہم سے کوئی شخص نہ اٹھا اور سب نے سکوت کیا۔ پھر حضرت نے مکرر اسی سخن کا اعادہ کیا۔ مگر کسی نے جواب نہ دیا۔ تب انحضرت م نے فرمایا "یا ابا بکر - فقال استغفر اللہ ورسولہ" یعنی بالخصوص ابوبکر کا نام نامی لیکر پکارا۔ تب بھی یار غار نہ اٹھے اور پڑے ہی پڑے فرمانے لگے کہ خدا ورسولخدا م مجھکو معاف رکھین۔ "ثم قال ان شئت ذھبت" یعنی جناب رسولخدا م نے فرمایا اگر تو چاہتا تو جا سکتا تھا "فقال یا عمر فقال استغفر اللہ ورسولہ۔ ثم قال ان شئت ذھبت" یعنی جب حضرت ابوبکر نہ اٹھے تب انحضرت م نے بالخصوص

نام نامی خلیفہ ثانی لیکر پکارا پس اونھون نے بھی پڑے ہی پڑے کہا کہ مجھے معاف کیجئے۔ آنحضرت ص نے فرمایا تو بھی اگر چاہتا تو جا سکتا تھا اور فنو قال یا حذیفہ ؟ فقلت لبیک فقمت حتی اتیت ،، یعنی پھر حضرت نے فرمایا۔ اے حذیفہ ؟ پس مینے کہا لبیک اُٹھا اور حاضر خدمت ہوا۔ (اس روایت کی تصدیق تاریخ حبیب اللہ سے بھی ہوئی ہے)

(۵) بخاری مین لکھا ہے کہ فرمایا نبی ص نے کہ مین حوض کوثر پر ہونگا وارد ہوگا جو کوئی پیئے گا اوس سے۔ اور جو کوئی پیئے گا اُسے نہین پیاس لگے گی اُسکو بعدہ کبھی پھر آئینہ وارد ہونگی مجھ پر قومین کہ پہچانتا ہونگا مین اونکو۔ اور پہچانتی ہونگی وہ مجھکو پھر آڑ ہو جائیگی درمیان میرے اور اونکے۔ راوی قسم کھاتا ہے اوپر ابو سعید خدری کے کہ وہ اسمین اسقدر اور زیادہ کرتے تھے کہ وہ فرمایا پیغمبر ص نے تحقیقکہ یہ لوگ میرے مخصوصین سے ہین پس کہا جائیگا کہ تم نہین جانتے کہ تمھارے بعد اونھون نے کیا کیا۔ مین کہونگا کہ دوری ہو انکے واسطے ،، (واقدی روایت کرتا ہے کہ یہ حدیث شان مین حضرت ابوبکر کے ہے) از رسالہ روشنی نمبر ۱۹ جلد ۱ حصہ ۹ صفحہ ۳۳

اور نیز بخاری مین ہے ،، تحقیقکہ نبی ص نکلے اکیدن پس پڑھی نماز اہل احد پر کہ نماز میت تھی۔ پھر آپ تشریف لیگئے ممبر پر پس فرمایا آپ نے کہ مین چلنے والا ہون تمھارے ساتھ۔ اور مین ظاہر کرنے والا ہون تم پر۔ قسم ہے خدا کی پھر آئینہ دیکھتا ہون مین طرف حوض اپنے کے اسوقت اور تحقیقکہ مینے عطا کروین کنجیان خزانون زمین کی اور کنجیان زمین کی۔ اور قسم ہے خدا کی کہ نہین ڈرتا ہون مین تم پر یہ کہ مشرک ہو جاؤ تم بعد میرے لیکن ڈرتا ہون مین اوپر تمھارے یہ کہ حرص او رخواہش کرو تم ،، (واقدی نے اس حدیث کو بھی بشان حضرت ابوبکر نقل کیا ہے) منقول

(۶) مشکوٰۃ شریف مین ترمذی اور ابو داؤد سے روایت لکھی ہے جسکا ترجمہ یہ ہے کہ وہ ایک شخص نے عرض کیا جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ سے کہ مینے خواب مین دیکھا گویا ترازو آسمان سے اُتری آپ اور ابوبکر تولے گئے۔ آپ غالب آئے پھر ابوبکر اور عمر تولے گئے۔ ابوبکر تولنے مین غالب آئے۔ پھر عمر اور عثمان تولے گئے

آئے - پھر بتر ازو اٹھالی گئی - پس غمگین ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ اسکے سننے سے
ع ہونچا رسول اللہ م کو پھر فرمایا کہ یہ خلافت نبوت ہے اسکے بعد خدا ملک دیگا جسکو چاہیگا
لہ تحصیل النال صفحہ ۴۹)

(۷) امام ذہبی میزان الاعتدال میں یونس ابن حباب کلبی کی سند خاص سے جو ایک شیعہ
سنن اربعہ ہیں لکھتے ہیں کہ "حضرت عثمان نے پیغمبر کی اُن دونوں لڑکیوں کو مار ڈالا جو
ہی گئی تھیں" اس واقعہ کی تائید و تصدیق اس روایت سے بھی ہوتی ہے جس کو صاحب مدارج النبوۃ
ہے "یعنی جب زینب زوجۂ حضرت عثمان کا انتقال ہوا اور رسول اللہؐ نے لوگوں سے پوچھا کہ آیا تم میں
ا شخص ہے جس نے اس شب میں اپنی عورت کے ساتھ مجامعت نہ کی ہو تاکہ قبر میں اُترے
و طلحہ نے اقرار کیا اور وہ قبر میں اُترے" شارحین نے اس روایت کی شرح لکھی ہے کہ "پیغمبر کا
اس سے حضرت عثمان پر تعریض کا تھا" اور وجہ تعریض کی یہ تبلائی ہے کہ "جس شب کو
لی زوجہ نے انتقال کیا اوسی شب میں اُنھوں نے اپنی لونڈی کے ساتھ مجامعت کی
کہ وہ حالت جنب میں تھے قبر میں نہیں اوتر سکتے تھے - اسوجہ سے پیغمبر نے تعریضاً وہ امر
ا" دیکھو مصابیح النبوۃ ترجمہ مدارج النبوۃ جلد ثانی صفحہ ۴۰۸
(۸) علامہ ذہبی نے بہت تحقیق کے ساتھ اپنی کتاب میزان الاعتدال میں قبول کیا
یا یا آنحضرت صلی اللہ علیہ و آلہ نے "عن حذیفہ انہ قال رسول اللہ م
الدجال متبعہ من کان یحب عثمان" یعنی کہ جب دجال خروج کرے گا
ی وہ لوگ کرینگے جو عثمان کو دوست رکھتے ہیں (از رسالہ انحسار صفحہ ۳۳ - و دفع المغالطہ صفحہ ۱۴)
ابوبکر را دو شتر بود کہ بچہار صد درہم و در روایتے بہ ہشتصد درہم خریدہ و مدت چہار ماہ آنرا علف
خنہ نگاہ داشتہ بود ہر دو را پیش آورد تا یکے آنحضرت م قبول فرماید حضرت فرمود قبول کردم ولیکن
پس بہ نہصد درم آن ناقہ را از ابوبکر صدیق بخرید" مدارج النبوۃ جلد ثانی صفحہ ۴۷
الصحیح البخاری ... بکر فخذ یا رسول اللہ احدی راحلتی قال رسول اللہ بالثمن" [illegible]

(۱۰) کتاب سبیل الرشاد مین روایت ہے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہ حضرت عمر نے جناب رسولخدا صلعم کے روبرو عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلعم آپ مجھکو دنیا مین سب چیزون سے زیادہ پیارے ہین۔ لیکن اپنی جان کو تو نہین کہتا باقی سب چیز سے آپ زیادہ پیارے ہین۔ آنحضرت صلعم نے فرمایا جب تک کوئی مجھکو اپنی جان سے زیادہ پیارا نہ جانیگا مسلمان نہوگا۔" (از ہدیۃ الشیعہ سید ضیاء حسن مرحوم)

(۱۱) اور منجملہ حالات ثلثہ کے حیات رسول صلعم مین تخلف ہے ثلثہ کا لشکر اسامہ سے بعد مہاجری کے بحکم رسول صلعم جو آخر حیات رسول مین صادر ہوا تھا۔ چنانچہ علامہ ابن اثیر جزری نے کہ علماء معتبرین اہل سنت سے ہین اپنی کتاب تاریخ الکامل مجلد ثانی مطبوعہ مصر صفحہ ۱۲۰ مین بمقام ذکر واقعات محرم سنہ ۱۱ ہجری حال لشکر اسامہ کا اور شیخین کا تابع اسامہ ہوکر لشکر مین ہونا مفصل لکھا ہے۔

اور تاریخ بلاذری مین کہ معتبر تاریخ اہل سنت کی ہے یہ لکھا ہے "وان ابابکر وعمر کان معافی جیش اسامہ" یعنی تحقیق کہ ابوبکر و عمر ساتھ تھے لشکر اسامہ مین۔

اور کتاب نہایۃ الکلام مطبوعہ طہران کے صفحہ ۲۰۳ مین لکھا ہے کہ سیر الصحابہ مین جو منجملہ کتب معتبرہ اہل سنت کے ہے یہ لکھا ہے "کہ اول مخالفت جو واقع ہوئی اور پائی گئی ہے حکم رسول صلعم سے وہ یہ ہے کہ ابن عباس کہتے ہین کہ بھیجا حضرت رسول اللہ صلعم نے اسامہ بن زید بن حارثہ کو طرف مقام موتہ کے جس جگہ شہید ہوئے تھے جعفر طیار بن ابی طالب اور امیر کردانا جناب رسول اللہ صلعم نے اسامہ کو اہل سوابق پر مہاجرین اور غیر مہاجرین سے اور مرتب فرمایا خود حضرت نے نشان فوج کو اپنے دست اقدس سے اور حکم دیا حضرت نے ابوبکر و عمر و عثمان کو یہ کہ جاوین ہمراہ اسامہ کے درحالیکہ نہین ہے واسطے ابوبکر و عمر کے کوئی حکومت یعنی ابوبکر و عمر دونون محکوم محض مین اسامہ حاکم کے پس جب کہ وہ بعد روانہ ہوئے سب کے ابوبکر و عمر کو معلوم ہوا کہ جناب رسولخدا صلعم پر مرض کی شدت ہوئی ہے پس فوراً ابوبکر و عمر دونون جدا ہوئے قافلہ ہمراہ سے اور تخلف کیا اپنے حاکم اسامہ سے دونون نے اور واپس چلے آئے مدینہ کے اور روانہ ہوگئے اسامہ اور متابعت نہ کی ابوبکر و عمر نے اسامہ کی یعنی مخالفت کی حکم رسول صلعم سے کہ ساتھ اسامہ

ترک کر دیا اور چلے آئے۔ پس یہ تخلف شیخین لشکر اُسامہ سے دشوار و صعب گذرا سب مسلمانوں پر۔ کہاں سنے یہ حال تو انقلاب ہے درحالیکہ ابھی حضرت رسول ہ زندہ اور ناطق ہیں۔ تحقیق کے صاف مخالفت کی شیخین نے جناب رسو لخدا م کے حکم صریح سے کہ تخلف کیا لشکر اُسامہ سے۔ پس کیا حال ہونیوالا ہے انکی مخالفت کا جب حضرت انتقال فرمائینگے"

تمام ہوا ترجمہ عبارت سیر الصحابہ جسکو مرتب و تصنیف کیا ہے ابو محمد عبد السلام بن محمد خوارزمی نے ۱۰۰ مجلد کتاب سے۔ اسی طرح کہا ہے عالم علامہ کاتب جلبی نے اپنی کتاب کشف الظنون مطبوعہ مصر مین"

اب مین کہتا ہونکہ یہ تخلف شیخین وہ جرم عظیم اور ممنوع قطعی و جرم شرعی اس درجہ پر تھا کہ کتاب ملل و نحل شہرستانی کے صفحہ ۸ سطر ۱ مین جو معتبر کتاب اہل سُنت سے ہے۔ یہ وعید یا تاکید لکھا ہے "ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ قال فی مرضہ جہزوا جیش اُسامہ لعن اللہ من تخلف عنہا"، یعنی تحقیقکہ جناب رسول خدا م نے فرمایا اپنے مرض موت مین کہ تیار کرو تم سب لشکر اُسامہ کی۔ لعنت کرے خدا اوس شخص پر جو تخلف کرے لشکر اُسامہ سے۔

اور کتاب شرح مواقف کے آخر مین کہ معتبر کتاب اہل سُنت کی ہے بمقام بحث ذکر فرق کے لکھا ہے اسی عبارت لعن کو متخلف پر زبان سے رسول اللہ م کی۔

اور تحفۃ الاثنا عشریہ مقصد اول صفحہ ۱۹۵۔ اور کتاب ملل و نحل شہرستانی کی جلد اول صفحہ ۷ کی عبارت صاحب مجمع البحرین نے صفحہ ۵۰۳ پر لکھی ہے اُن سب کا خلاصہ اور حاصل مطلب یہ ہے کہ "بعد واپسی حجۃ الوداع کے جبکہ رسولخدا م نے جیش اُسامہ کی تیاری کا حکم دیا تو اکثر صحابہ نے اُسامہ کی ماتحتی مین جانے سے چون و چرا کی۔ (جیسا کہ مدارج النبوۃ مین شیخ عبد الحق نے لکھا ہے) پس جب رسول اللہ م کو اسکی خبر ہوئی تو آپ باوجود ضعف مرض کے اُسی حالت مین مسجد کو تشریف لے گئے اور ایک خطبہ طویل فرمایا منجملہ اسکے یہ فقرہ بھی تھا "جہزوا جیش اُسامہ لعن اللہ من تخلف عنہا" سو حضرت ابوبکر و حضرت عمر نے اس لعنت کو گوارا کیا۔ مگر لشکر اُسامہ کے ساتھ نہ گئے۔ چنانچہ رسولخدا م کا یہ حکم دینا شرح مواقف اور ملل و نحل وغیرہ مین اس لعنت کیساتھ لکھا ہوا ہے۔

اور حضرت ابوبکر و عمر وغیرہ کا ہمراہ اسامہ کے متعین ہونا اور اوسکے تابعین میں سے انکا قرار پانا فتح الباری شرح بخاری مین لکھا ہوا ہے جسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ وہ اور تھے اون لوگون مین سے کہ ممور تھے ہمراہ اسامہ کے بزرگان مہاجرین اور انصار کہ اون مین سے ابوبکر و عمر و عبیدہ او رقتادہ بن نعمان و سلمہ بن اسلم وغیرہ،،

اور یہی قسطلانی نے شرح بخاری مین لکھا ہے۔ اور ذہبی نے تہذیب التہذیب ترجمہ اسامہ بن زید مین لکھا ہے اور نیز دیگر اقوال متقدمین و متاخرین اہل سنت سے مثل واقدی و ابن جوزی و ذہبی و صاحب روضۃ الاحباب و شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے بھی ثابت ہے۔

(۲۰) ہر گاہ کہ جناب رسالتمآب صلعم نے مرض الموت مین دوات و کاغذ واسطے لکھنے وصیت نامہ کے طلب فرمایا تو عمر بن الخطاب نے حضرت رسول اللہ صلعم کو منسوب بہ ہذیان (معاذ اللہ) کیا اور کہا ،، ان الرجل لیہجر،، چنانچہ عکبری عالم اہلسنت نے کتاب تبیان شرح دیوان متنبی مین بصفحہ نسخہ مطبوعہ کلکتہ لکھا ہے ،، یعنی ہجر،، بمعنی کلام قبیح اور فحش کے اور ہجر بمعنی ہذی کے ہے اور وہی کلام ہے جو کہتا ہے صاحب بخار حالت بخار مین۔ اور اسی سے ہے قول عمر بن الخطاب کا وقت مرض جناب رسولخدا صلعم ،، ان الرجل لیہجر،، موافق عادت عرب کے۔ یعنی تحقیقکہ یہ مرد ہذیان بولتا ہے،،

اور خفاجی عالم اہل سنت نے بھی نسیم الریاض شرح شفا، قاضی عیاض مین اس طرح تصریح کی ہے کہ روایات صحیحہ مین وارد ہوا ہے کہ عمر بن خطاب نے حق مین جناب رسالتمآب صلعم کے کہا ،، ان الرجل لیہجر،، چنانچہ ترجمہ اوسکی عبارت کا یہ ہے۔ یعنی وہ اختلاف و تنازع دین مین جو بحضور رسولخدا صلعم واقع ہوا جیساکہ وارد ہوا ہے احادیث صحیحہ مین یہ ہے کہ جناب رسالتمآب صلعم نے فرمایا اپنے مرض الموت مین ،، لاؤ تم دوات و کاغذ میرے پاس کہ لکھدون مین واسطے تم سب کے ایک نوشتہ یعنی وصیت نامہ تا نہ گمراہ ہو تم بعد میرے،،

پس کہا عمر نے ،، تحقیقکہ یہ مرد ہذیان بولتا ہے،، یعنی بغیر سمجھے جو چاہتے ہین کہہ رہے ہین۔ - اور صحیح بخاری کے صفحہ ۱۰۷۹ مین یہ ہے کہ کہا عمر نے ،، غلبہ الوجع،، یعنی غالب ہوا ہے زیادہ درد

اسکی سمجھنی مین جو جاتے ہین بولتے ہین۔ پس بہر حال مطلب دونون عبارتون کا ایک ہی ہے۔ اور کہا عمر نے کچھ کتابت رسولؐ کی ضرورت نہیں ہے "ہمکو کافی ہے کتاب اللہ" پس آپسمین سب لوگ بلند آوازسے بولنے لگے۔ یعنی کوئی کہتا تھا کہ عمر سچ کہتا ہے نہ دو کاغذ اور دوات اور کوئی کہتا تھا کہ دیا جائے۔ پس حضرت ناراض ہوئے اور فرمایا کہ نکالدو ان سب کو میرے پاس سے نہین سزاوار ہے میرے پاس بیٹھکر تنازعہ کرنا۔

پس ابن عباس نے کہا بڑی سخت مصیبت ہوئی حائل و مانع ہونا عمر کا درمیان ہمارے اور کتاب رسول اللہ صلعم کے "۔ تمام ہوا ترجمہ

بخاری جلد ۱ صفحہ ۷۸ ۲ مین ابن عباس سے روایت ہے کہ وہ جب وقت وفات رسول اللہ صلعم کا قریب ہوا تو اوس گھر مین بہت سے آدمی تھے اون مین عمر ابن الخطاب بھی تھے۔ نبی صلعم نے کہا کہ وہ سامان لاؤ لکھدون تمکین کتاب کہ جس سے تم میرے بعد گمراہ نہوگے "۔ عمر نے کہا نبی پر اسوقت درد کی شدت ہے اور تمھارے پاس قرآن موجود ہے اور ہمکو اللہ کی کتاب کافی ہے"۔ پس جو لوگ گھر مین موجود تھے ان مین اختلاف ہوا۔ کوئی کہتا تھا سامان لاؤ کہ رسول کتاب لکھدین۔ اور کوئی وہ کہتا تھا جو عمر نے کہا۔ جبکہ جھگڑا ہوا اور اختلاف بہت بڑھا تو نبی نے کہا کہ اوٹھ جاؤ میرے پاس سے "

اگرچہ اس حدیث قرطاس کو صحیح بخاری کے مختلف ابواب مین متعدد جگہ لیا گیا ہی مگر مین کتاب المرتضی مطبوعہ دہلی کے صفحہ ۴۴۸ کے ملاحظہ فرمانے کو توجہ دلاتا ہون۔ اور بتائید رائے بخاری کے اسی واقعہ کی نسبت ابن اثیر جزری نے نہایہ مین اور خفاجی نے نسیم ریاض شرح شفاء قاضی عیاض مین اور امام ابن تیمیہ نے منہاج السنۃ مین اور شاہ عبدالحق نے شرح مشکوٰۃ مین اور شیخ احمد فاروقی نے مکتوب ۶۳ جلد ثانی مین صاف یہ لکھا ہے کہ وہ حضرت عمر نے پیغمبر صلعم کے نسبت معاذ اللہ ہذیان کا کلمہ استعمال کیا اور شور و غل ہونی پر آنحضرت صلعم نے خفا ہو کر نکالدیا "

در طبقات واقدی و جمع الجوامع و کنز العمال منقول است از عمر بن خطاب یعنی او گفت
که بودیم نزد پیغمبرؐ و درمیان ما و زنان آنحضرتؐ پردہ حائل بود پس فرمود رسولخدا ؐ غسل
دہید مرا و در ہفت مشک آب و بیارید کاغذ و دوات کہ بنویسم برائے شما کتابت وصیّت کہ ہر گز گمراہ
نشوید بعد آن کلمہ۔ پس گفتند زنان کہ حاجت رسولخدا ؐ برآرید۔ گفتم خاموش باشید۔ بدرستیکہ
شما صواحبات یوسف آید۔ وقتیکہ رسولخدا ؐ بیمار میشود گریہ میکنید و وقتیکہ تندرست میشود گلوئے او را
میگیرید۔ پس فرمود رسولخدا ؐ این زنان بہتر اند از شما۔

(۱۳۱) زین الفتیٰ عاصمی میں ہے کہ جو پیغمبر خدا ؐ نے اپنے مرض الموت میں فرمایا کہ میرے بھائی
کو بلاؤ۔ حضرت عائشہ نے اپنے باپ ابوبکر کو بلا کر سامنے کر دیا۔ پیغمبرؐ نے اونکو دیکھکر منھ پھیر لیا۔ تب
عمر بلوائے گئے۔ اونکے ساتھ بھی وہی عمل پیغمبرؐ نے کیا۔ اونہوں فرمایا کہ میرے بھائی کو بلاؤ۔ اِس مرتبہ
حضرت عثمان کو سامنے کیا گیا۔ یہ بھی پیغمبر صاحب کی خاموشی دیکھکر واپس گئے۔
پھر حضرت نے فرمایا میرے بھائی کو بلاؤ۔ تب اُم سلمہ رضؓ نے کہا کہ مقصود پیغمبرؐ کا بھائی کے بلانے سے پدر
حسن و حسینؑ علی مرتضیٰؑ سے ہے۔ اور سوائے اونکے اونکا بھائی کوئی بھی نہیں ہے۔
چنانچہ حضرت علی مرتضیٰؑ بلائے گئے۔ اور جب وہ سامنے آگئے تو پیغمبرؐ نے ارشاد فرمایا کہ ہاں میں
تمہیں کو بلاتا تھا۔

اب اگر کچھ دعوےٰ ہمارے سنّی بھائی رکھتے ہوں تو بعد ان واقعات کے مزاج (خوشنودی) اور رضامندی
جناب رسالتمآبؐ کی خلفائے ثلثہ سے ثابت کریں ورنہ زبانی لپ لپ سے کام نہیں چلتا۔

سوم رنج جناب فاطمہ زہرا صلواۃ اللہ علیہا کی

(۱) شرح نہج البلاغہ میں ابن ابی الحدید نے روایت کی ہے کہ ابوبکر نے دریافت کیا زبیر کہاں
ہے لوگوں نے کہا کہ تلوار لئے حضرت علیؑ کے پاس بیٹھا ہے پس عمر بن خطاب کو ابوبکر نے حکم دیا کہ خالد
کو ہمراہ لیکر زبیر اور علیؑ کو برائے بیعت پکڑ لاؤ وہ دونوں گئے اور خالد کو دروازہ پر کھڑا کرکے عمر اندر گئے
اور زبیر سے پوچھا یہ تلوار کیسی ہے جواب دیا کہ میں علیؑ کی بیعت کرونگا۔ انہوں نے زبیر سے تلوار کھینچکر پتھر پر

مار کے توڑ ڈالی۔ اور زبیر کا ہاتھ پکڑ کر اٹھالیا اور ڈھکیلتے ہوئے باہر لاکر خالد کے سپرد کیا پھر حضرت امیرؑ
سے کہا کہ اٹھو اور بیعت ابی بکر کی کرو حضرت نے دوبارہ انکار کیا۔ پس انکو بھی اوٹھالیا اور باہر لائے
حضرت فاطمہؑ نے اِن سب قصہ کو دیکھا چنانچہ لکھا ہے "ورأت فاطمة ما صنع بهما" پھر لکھا ہے
"وقامت علی باب الحجرة" یعنی کھڑی ہوئیں فاطمہ زہراؑ حجرہ کے دروازہ پر "وقالت واللہ لا
اکلم عمر حتی القی اللہ" اور فرمایا حضرت زہراؑ نے قسم بخدا میں تجھسے کلام نکرونگی اے عمر جبتک
کہ میں خدا سے ملاقات کروں یعنی تا حیات لینے کے" (از درۃ البیضا صفحہ ۱۸) [لہ]

صاحب تاریخ آل عباس کہ معتمدین اہل سنت سے ہے یوں لکھتا ہے "بعد ازان کہ جماعتے
از اولاد حسنین علیہم السلام نزد مامون (خلیفہ عباسی) دعوی فدک کردند۔ مامون دوصد علماء
حجاز و عراق وغیرہا را جمع کردہ تاکید کرد کہ کتمان صواب نسازند پس ایشان روایت واقدی
وبشیر بن ولید وغیرہ نقل کردند کہ از فتح خیبر جبرئیلؑ با آیہ " وات ذوالقربی حقہ نازل شد
پس رسولخداؐ گفت کیست ذوالقربی وچیست حق او جبرئیل گفت ذوالقربی فاطمہؑ است وفدک
حق اوست پس رسولخداؐ فدک را بفاطمہؑ داد ودر وقتیکہ ابوبکر فاطمہؑ را از تصرف درفدک مانع
شد آنحضرت فرمود پیمبرؐ بمن دادہ است ابوبکر اولا قبول کرد وخواست دراینباب کتابے نوشتہ
فدک را بآنحضرت باز دہد۔ عمر گفت از فاطمہؑ بینہ طلب کن۔ پس ابوبکر بینہ طلبید۔ فاطمہؑ ام ایمن
واسما بنت عمیس وامیر المومنین را بگواہی آورد پس ابوبکر برطبق آن کاغذ نوشت تا فاطمہؑ
تصرف در حق خود نماید۔ آنگاہ عمر شنیدہ نزد ابوبکر آمد صحیفہ را گرفتہ آن نوشتہ را چاک ساخت
وگفت فاطمہؑ زنے است وعلی ابن ابی طالبؑ شوہر اوست غرضش جلب نفع برائے خود است
ومجرد شہادت دو زن اعتبار ندارد۔ ابوبکر قول او را قبول نمودہ فاطمہؑ را ازان اعلام نمود۔
آنگاہ حضرت فاطمہؑ قسم یاد کرد کہ ایشان گواہی براستی دادہ اند۔ وبا ابوبکر وعمر گفت شما شنیدہ
اید از رسولخداؐ کہ فرمود اسما بنت عمیس وام ایمن از اہل جنت اند۔ ایشان اعتراف کردند کہ

لہ رسالہ عقیدۃ الشیعہ جلد ۱ حصہ ۱۲ صفحہ ۱۶ میں بھی یہ عبارت کتاب تقیفہ ابوبکر جوہری سے لکھی ہے۔ ۱۲

شنیدہ ایم مہذا حق آنحضرت را ندادند۔ پس آنحضرت از ایشان آزردہ شد و قسم یاد کرد کہ شکایت ہر دو را نزد رسول خدا خواہیم کرد۔ و چون بیمار شد وصیت کرد امیر المومنین را کہ نگذارد ابوبکر و عمر را بر آن حضرت نماز کنند۔

صلاح الدین رومی نے حاشیہ شرح عقاید نسفی کے لکھا ہے کہ ابوبکر میں اور فاطمہ میں فدک کی جہت سے عداوت پیدا ہو گئی تھی اور اسقدر رنج ہوا کہ ابوبکر سے تا دم مرگ کلام نہ کیا ۱۲ از تحفۃ الاثنا عشریہ صفحہ ۱۴۲

واقدی سے روایت ہے کہ ابن عباس نے کہا کہ جب وقت وفات حضرت فاطمہ زہرا کا نزدیک ہوا تو جناب امیر سے وصیت کی کہ ابوبکر و عمر میرے جنازے پر نماز نہ پڑھیں۔ حضرت امیر نے انکی وصیت کے موافق عمل فرمایا۔"

بخاری نے کتاب المغازی باب غزوۂ خیبر میں اور دوسری جگہ کتاب فرض خمس میں اور مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے۔ اور یہاں ترجمہ الفاظ بخاری کا لکھا جاتا ہے "کہ بتحقیق حضرت عائشہ کہ تحقیق فاطمہ بنت رسول اللہ نے سوال کیا ابوبکر سے بعد وفات جناب رسول خدا کے کہ تقسیم کرے واسطے ورثہ اوس میراث کا جو چھوڑا تھا پیغمبر خدا نے۔ اوس چیز سے کہ فئ کی تھی خدا تعالی نے اوپر رسول خدا کے،، پس کہا ابوبکر نے کہ جناب رسول خدا نے کہا ہے ہم نہیں کوئی ہمارے مال سے ورثہ پاتا اور جو ہم چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے ،، پس غضبناک ہوئیں جناب فاطمہ بنت رسول اللہ صلعم۔ پس چھوڑ دیا ابوبکر کو۔ اور ہمیشہ تھی مہاجرت تا آنکہ وفات پائی۔ اور زندہ رہیں بعد رسول خدا کے چھ مہینہ تک"

اور دوسری جگہ کا ترجمہ یہ ہے کہ "پس غضبناک ہوئیں فاطمہ اوپر ابوبکر کے اس سبب سے (یعنی بسبب غصب متروکات) اور کبھی نہ کلام کیا ابوبکر سے جب تک زندہ رہیں۔ اور زندگی کے بعد رسول خدا کے چھ مہینہ تک۔ پس جب انتقال ہوا تو دفن کیا جناب امیر نے راتوں رات اور نہ اذن دیا جنازہ پر حاضر ہونیکا ابوبکر کو اور نماز پڑھی جناب امیر نے اوس معصومہ کے جنازہ پر۔ اور تھا واسطے جناب امیر کے لوگوں کے نزدیک جاہ زندگی میں جناب معصومہ کے۔ پس بعد انتقال جناب سیدہ کے پھر گئے منہ لوگوں کے جناب امیر سے۔ پس بدرجہ لاچاری طلب مصالحت کی ابوبکر سے۔ اور نہیں بیعت کی تھی اتنے مہینوں تک۔ انتہی

چنانچہ اسی حدیث کے ذیل مین شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے اپنی کتاب اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ مین بجلد ثالث صفحہ ۳۴۳ و ۳۴۴ کتاب الجہاد باب فی آخر فصل مین لکھا ہے وو وَمشکل تر بین ازین قضیہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا است زیرا کہ اگر بگوئیم کہ وے رضی اللہ عنہا جاہل بود باین نسبت بعید است واگر التزام کنیم کہ شاید اتفاق نیفتاد او را سماع این حدیث از آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مشکل میشود کہ بعد از سماع حدیث از ابی بکر وشہادت صحابہ بدان چگونہ قبول نکرد و در غضب آمد واگر غضب پیش از سماع حدیث بود چرا برنگشت از غضب تا آنکہ باستداد کشید و تا زندہ بود مہاجرت کرد ابوبکر را چنانکہ روایت میکنند کرمانی در شرح بخاری الخ

اور ابوبکر جوہری نے کتاب حقیقہ مین یون لکھا ہے کہ" جناب فاطمہ نے کہا ابوبکر سے کہ مین تجھ سے کبھی کلام نکرونگی۔ ابوبکر نے کہا مین تجھ سے ملنا نہ چھوڑونگا۔ اور فاطمہ نے کہا ابوبکر سے کہ مین تجھسے کبھی بات نکرونگی اور تیرے حق مین بددعا کرونگی۔ ابوبکر نے کہا مین تیرے واسطے اچھی دعا کرونگا جب جناب فاطمہ کے وفات کا وقت آیا تو وصیت کی کہ ابوبکر میرے جنازہ پہ نماز نہ پڑھے" انتہی

اور ابن قتیبہ نے کتاب الامامۃ والسیاسۃ مین ایک بڑی روایت لکھی ہے مختصر اوسکا یہ ہے کہ عمر نے ابوبکر سے کہا کہ آؤ فاطمہ کے پاس چلین ہمنے اوسکو غضبناک کیا ہے۔ پس جب وہ دونون گئے اور اذن چاہا تو جناب فاطمہ نے اپنے پاس آنیکا اذن ندیا۔ تب حضرت علی سے کہا تو وہ اندر لیگئے اور جناب فاطمہ کے پاس جاکر بیٹھے تو حضرت فاطمہ نے انکی طرف سے منھ پھیر لیا اور دیوار کی طرف کرلیا۔ اور جب سلام کیا ان دونون نے تو جناب فاطمہ نے سلام کا جواب نہ دیا۔ ابوبکر نے کہا اے دختر رسول خدا کی کہ قرابت رسولخدا کی دوست تر ہے میرے نزدیک اس سے کہ صلہ رحم ونیکی کرون مین اپنے اقربا و اولاد سے۔ اور تحقیق کہ تو مجھکو عائشہ میری بیٹی سے زیادہ محبوب ہے۔ اور تحقیق جسدن باپ تیرا مرا مین چاہتا تھا کہ مرجاؤن اور بعد تیرے باپکے نرہون۔ آیا تو جانتی ہے کہ مین باوجودیکہ تجھکو جانتا ہون۔ اور تیرے شرف وفضل سے آگاہ ہون تجھکو تیرے حق سے منع کرون۔ اور تجھکو میراث رسولخدا سے محروم کرون لیکن مین نے رسولخدا سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے ولا نورث ما ترکناہ صدقۃ۔ ب فاطمہ نے کہا

کہوکہ اگر مین ایک حدیث جناب رسولخدا ص کی بیان کرون توتم اسکو سمجھو گے اور اسکا اعتراف کرو گے۔ اِن دونون نے کہا ہم سمجھین گے اور اعتراف کرین گے پس فاطمہ نے کہا مین تمکو خدا کی قسم دیتی ہون آیا تمنے جناب رسولخدا ص سے سُنا ہے کہ وہ خوشنودی فاطمہ کی خوشنودی میری ہے اور سخط اور ناخوشی اسکی سخط اور ناخوشی میری ہے۔ اور جو کوئی دوست رکھے فاطمہ کو اوسنے مجھکو دوست رکھا اور جو کوئی راضی کرے فاطمہ کو اوسنے مجھکو راضی کیا۔ اور جو کوئی غضبناک و آزردہ کرے فاطمہ کو اوسنے مجھکو غضبناک و آزردہ کیا" ابوبکر نے کہا آرے ہمنے اس حدیث کو رسولخدا ص سے سُنا ہے۔

فاطمہ ع نے کہا بتحقیق کہ مین خدا و ملائکہ کو گواہ کرتی ہون اس امر پر کہ تم دونون نے مجھکو غضبناک و آزردہ کیا ہے اگر مین پیغمبر خدا ص سے ملاقات کرونگی تو بتحقیق کہ تمھاری شکایت کرونگی۔ پس ابوبکر نے آواز گریہ بلند کی اور فاطمہ ع کہتی تھین کہ بتحقیق مین نفرین اور بددعا کرونگی تجھپر خدا کی درگاہ مین ہر نماز مین"

اور ابن حجر عسقلانی نے فتح الباری شرح بخاری مین سبب نہ تشریف لانے حضرت امیر کا برائے بیعت ابوبکر زبانی امّ المومنین عائشہ کے نقل کیا ہے کہ جناب امیر ع تا مدّت حیات فاطمہ تسلّی و تسکین مین انکے مصروف رہے اسلئے کہ اون جناب کے اپنے پدر عالیمقدار جناب رسالتمآب ص کی وفات کا بڑا رنج تھا اور وہ حضرت ابوبکر سے ناراض تھین۔ اور بسبب واپس نہ دینے فدک کے آنحضرت کو ابوبکر پر غصہ اور غضب تھا۔ جناب امیر نے بھی تا حیات جناب فاطمہ زہرا ع انھین کی موافقت کی۔ اور موافقت حضرت زہرا ع مین ابی بکر سے انقطاع مناسب سمجھ کر برائے بیعت تشریف نہ لیگئے۔ عربی عبارت کتاب درة البیضا کے صفحہ ۸۶ پر درج ہے۔

ابوبکر جوھری نے داؤد ابن مبارک سے روایت کی ہے۔ یعنی داؤد بن المبارک کہتا ہے کہ ہماری جماعت بہنگام مراجعت کے حج سے عبداللہ حسنی کے پاس آئی لوگون نے عبداللہ مذکور سے مسائل پوچھے مین نے حال ابوبکر و عمر کا پوچھا۔ عبداللہ نے کہا کہ لوگون نے میرے جد عبداللہ بن حسن بن حسن سے بھی یہی سوال کیا تھا جواب مین فرمایا کہ مادر میری فاطمہ صدیقہ و دختر نبی مرسل کی تھی اور وہ دنیا سے

غضبناک گئیں کسی شخص پر پس ہم بھی غضبناک ہیں اور سبب بسبب غضب اپنی مادر کے" از صفحہ ۱۷۷ رسالہ ہیب النیران لاحراق محرق القرآن۔

معنہا جناب فاطمہ کا رنجیدہ ہونا اور غضبناک اس جہان سے رحلت کرنا ثابت کرتا ہے ناخوشی خدا اور رسول کو حضرات شیخین سے اسواسطے کہ کنز العمال میں روایت ہے حضرت علیؑ سے کہ فرمایا رسولخدا نے جناب فاطمہ کو ان اللہ یغضب بغضبک ویرضی لرضاک اور یہی اصابہ میں روایت ہے۔

اور مرزا معتمد خان بدخشی نے بھی مفتاح النجاۃ میں یہ روایت کی ہے یعنی تحقیق خدا تعالیٰ غضب مین ہوتا ہے تیرے غضب کیواسطے اور راضی ہوتا ہے تیری رضا مندی کے واسطے"

اور فتح الباری شرح بخاری مین لکھا ہے کہ جو چیز فاطمہ کو اذیت دیتی ہے وہ مجھے بھی اذیت دیتی ہے۔

اور مودۃ القربیٰ مین ہے کہ جناب رسولخدا نے سلمان سے فرمایا "من رضیت عنہ بنتی فاطمہ رضیت عنہ ومن رضیت عنہ رضی اللہ عنہ ومن غضب علیہ ابنتی فاطمہ غضبت علیہ ومن غضبت علیہ غضب اللہ علیہ" یعنی جس سے میری بیٹی فاطمہ زہرا راضی ہے مین اُس سے راضی ہون اور جس سے مین راضی ہون اُس سے خدا راضی ہے اور جسپر غضب مین ہوتی ہے میری بیٹی فاطمہ اوسپر مین غضب مین ہوتا ہون اور جسپر مین غضب مین ہوتا ہون اوسپر خداوند عالم غضب مین ہوتا ہے۔

پس اب معلوم ہوگیا کہ جس سے فاطمہ ناراض ہونگی اوس سے خدا اور رسولؐ بھی راضی نہونگے۔ اور ابوبکر وعمر سے جو جناب سیدہ ناراض گئی ہین تو خدا اور رسول بھی ان سے ناراض ہین" جیسا کہ سورہ احزاب مین اللہ جل شانہ فرماتا ہے "ان الذین یؤذون اللہ ورسولہ لعنھم اللہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا۔

چہارم رائے حضرت امیر المومنین علی مرتضیٰ کی

(۱) ملا سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد مین لکھتے ہین جسکا حاصل مطلب یہ ہے کہ ابوبکر کے

بھیجنے مین عمر اور ابو عبیدہ جراح کو طرف علی کے بھیجنا لطیف اور نازک ہے۔ روایت کیا ہو اسکو معتمدین نے سلا
مستدعن صحیح کے کہ شامل ہے کلام کثیر پر دونون جانب سے۔ اور تحقیق کہ علی آیا اونکے پاس اور داخل ہوا جسو
کہ داخل ہوئی جماعت اور کہا علی نے کہ جسوقت کھڑا ہوا مجلس سے۔ برکت دے خدا اس چیز مین کہ غمگین کیا
مجھکو اور خوش کیا تمکو" از صفحہ ۲۳۹ مقصد اول تحفۃ الاثنا عشریہ

شرح نہج البلاغت اور کتاب سلیم مین ہے کہ حضرت علی نے فرمایا کہ اگر (۴۰) آدمی صاحب عزم مجھکو
دستیاب ہوجائے تو مین ابوبکر سے قتال کرتا" ازالۃ الغین صفحہ ۲۶

(۲) شرح فقہ اکبر صفحہ ۸۰ پر لکھا ہے کہ بروز شورہ خلافت ثالثہ عبدالرحمن بن عوف نے کہا حضرت
علی و عثمان سے کہ تم دونون سے جو عمل قرآن و حدیث رسول و سیرت شیخین پر کرے اوسکو مین خلیفہ
بنا دون۔ پس انکار کیا حضرت علی نے سیرت شیخین پر عمل کرنے سے۔ اور قبول کیا عثمان نے اسامر
کو" مجمع البحرین صفحہ ۱۴۲

(۳) بخاری باب غزوہ خیبر صفحہ ۶۰۴ جلد ۲ کی روایت کا خلاصہ یہ ہے کہ حضرت فاطمہؑ نے بسبب
نملنے میراث پدری فدک و خمس کے ابوبکر سے بات کرنا ترک کردیا۔ اور وصیت کی تھی کہ جنازہ پر ابوبکر نہ آوے
اور شبکو جنازہ دختر نبیؐ کا علی نے دفن کیا اور بعد فوت فاطمہؑ کے رخ صحابہ کا طرف سے علیؑ کے منحرف ہو گیا
تب علیؑ نے ابوبکر سے پیغام صلح کا پیش کیا اور کہلا بھیجا کہ تمھارے ساتھ عمر نہ آوین کہ انکی ملاقات سے مجھے
کراہت ہے" الخ مجمع البحرین صفحہ ۲۲۴

(۴) ابن قتیبہ نے کتاب امامۃ والسیاسۃ مین ایک خطبہ حضرت علیؓ کا لکھا ہے اسمین یہ فقرہ
بھی ہے کہ حضرت علی نے بیان کیا اور اسمین سراسر شکایت ہے قریش کی خدایتعالیٰ سے کہ انھون نے مجھسے
قطع رحم کیا اور میرے مرتبہ کو خفیف اور حقیر سمجھا اور مجھ سے نزاع کرنیکو مجتمع اور متفق ہوئے" تحفۃ الاثنا
مقصد اول صفحہ ۱۹۲

(۵) شرح نہج البلاغت مین ابن ابی الحدید لکھتا ہے کہ حضرت عمر نے ابن عباس سے کہا کہ مین ہمیشہ
علی کو اپنے اوپر غضبناک دیکھتا ہون کیا سبب ہے۔ ابن عباس نے کہا کہ تم خود جانتے ہو۔ عمر نے کہا کہ

مجھکو یہ ہو کہ غضب اسکا خلافت کے فوت ہونیسے ہو- ابن عباس نے کہا کہ یہی سبب ہے- اور وہ ایسا جانتا ہے کہ رسولخدا ص نے خلافت کو میرے واسطے مقرر کیا ہے- عمر نے کہا جسوقت خدا نے نچاہا کہ یہ امر علی کو پہونچے تو رسولخدا اُنکے چاہنے سے کیا فائدہ ہوا- رسولخدا ص نے چاہا کہ ابو طالب چچا اسکا اسلام قبول کرے- خدا نے جو نہیں چاہتا تھا وہ مسلمان نہوا"

(۶) صحیح مسلم کتاب الجہاد مین لکھا ہو کہ علی و عباس جھگڑتے ہوے طلب میراث مین عمر کے پاس آئے- علی تو اپنی زوجہ کیطرفسے رسولخدا ص کو ترکہ مین دعوی کرتا تھا- اور عباس رسولخدا کا چچا تھا وہ اسواسطے اونکی ترکہ کا دعوی کرتا تھا- عمر نے ایک کلام طویل کے بعد کہا کہ جسوقت رسولخدا ص نے وفات پائی تو ابو بکر نے کہا مین خلیفہ رسولخدا ص کا ہون- تم دونون اوسکے پاس گئے اور طلب کرتا تھا تو اے عباس اپنی میراث کو اپنے بسر برادر کیطرفسے- اور طلب کرتا تھا علی میراث انکو اپنی زوجہ کی اُسکے باپکی طرفسے- ابو بکر نے کہا کہ رسولخدا ص نے فرمایا ہو کہ میرا کوئی وارث نہین ہوتا جو کچھ ہم نے چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے- پس دیکھتے تم دونون اوسکو اور جانتے تھے کاذب اور گنہگار اور بیوفا اور خیانت کرنیوالا- اور خدا جانتا ہے کہ وہ راستگو نیکوکار اور رہنمائی یافتہ اور پیروی کرنیوالا حق کا تھا-

اور آبو بکر مرگیا تو مین خلیفہ رسول کا اور خلیفہ ابو بکر کا ہون تم دونون مجھکو بھی جھوٹ کہنے والا گنہگار- بیوفا خیانت کرنے والا دیکھتے ہو- اور خدا جانتا ہو کہ مین راستگو اور نیکوکار رہنمائی یافتہ اور پیروی کرنیوالا حق کا ہون" انتہی از عمدۃ البیان جلد ا صفحہ ۱۹۵

پس اس کلام سے حضرت عمر کے معلوم ہوا کہ علی و عباس آبو بکر و عمر کو کاذب- آثم- غادر خائن جانتے تھے- اور یہی علامات نفاق کے ہین جو کہ صحیح مسلم اور مشکوٰۃ مین لکھے ہین-

اور ایسا بھی نہین ہوسکتا کہ خلیفہ دویم صاحب علی و عباس سے تہمت کرتے ہون بلکہ حقیقت مین وہ انکو ایسا ہی جانتے تھے یا جانتے ہونگے"

خطبہ شقشقیہ جناب امیر علیہ السلام جسکا ترجمہ یہ ہے کہ "آگاہ ہو قسم بخدا اسے البتہ بتحقیق کہ پہن لیا قمیص خلافت کو ابن ابی قحافہ (ابو بکر) نے حالانکہ بتحقیق وہ جانتا تھا کہ مقام میرا خلافت سے

مثل کیل چکی کے ہے آسیا سے۔ سیلاب علم و حکمت کو میرے ہی فیض سے ریزش و سیلان ہے۔ اورکوئی پرندہ ہمارے کنگرہ رفعت تک پرواز نہین کرسکتا ہے پس ہمنے پردہ اپنے اور خلافت کے درمیان مین ڈال دیا۔ اور ہنگامہ خلافت سے مین نے پہلو تہی اور چشم پوشی اختیار کی۔ اور شروع کیا مین نے غور کرنا اس بات کے درمیان کہ حملہ کرون اپنے دست بریدہ و کوتاہ سے واسطے طلب حق کے۔ یا صبر کرون اوپر اس ظلمت تیرہ و تار کے جس مین حق پوشیدہ ہے۔ یہ ایسی مصیبت تھی کہ اسکے صدمہ سے خرد سال پیر ہو جائے۔ اور بوڑھا ضعیف ہو جائے اور مومن رنج و غم مین گرفتار رہے۔ تا اینکہ لقاء خدا سے فایز ہو۔ پس بعد تامل مین نے دیکھا کہ صبر کرنا اس مصیبت مین اولی ہے۔ پس مینے صبر کیا حالانکہ آنکھ مین غبار اندوہ و غبار مصیبت کی خلش تھی اور گلے مین غم و غصہ فشردہ تھا۔ مین دیکھتا تھا کہ میراث خلافت کی اور باغ فدک کی لٹ رہی ہے۔ یہان تک کہ خلیفہ اول گذر گیا اور اپنی راہ پکڑ ی۔ پس خلیفہ اول نے اس خلافۃ کو حوالہ خلیفہ ثانی کے کر دیا ہے۔

تعجب ہے ابن قحافہ سے کہ اپنی خلافت سے دست بردار ہوتا تھا اور کہتا تھا اقیلونی لست بخیرکم و علی فیکم لیکن بعد اپنے مرنے کے اس رسن کو دامن خلیفہ ثانی کی گردون مین لگا دی ہر آئینہ دونون خلیفہ نے شیر پستان خلافت کو خوب چوس لیا۔ پس ابوبکر نے خلافت کو ایک وادی سنگلاخ مین چھوڑ دیا کہ جسمین کا چھونا دشوار ہے اور سخت کلامی اسکی بمنزلہ زخمہائے کاری کے تھی۔ ٹھوکرین بکثرت کھاتا تھا اور پھر معذرت بھی کرتا تھا۔ اور خلیفہ ثانی مانند ایک سوار ناقہ کے تھا اگر زور سے مہار کھینچی جائے تو اسکی بینی مجروح اور شق ہو جائے اور اگر مہار ڈھیلی کر دی جائے تو قعر ہلاکت مین گرا دیوے۔ پس لوگ مبتلائے آفت ہو گئے قسم ہے لقاء خدا کہ راہ ہائے شب تاریک مین سرگشتہ و حیران اور سرکشی و خودسری و بدگوئی و عیب گوئی و اعتراض بیجا مین غلطان و پیچان تھے۔ پس صبر کیا مین نے اس مدت طول زمان اور شدت محنت فراوان پر تا آنکہ خلیفہ دویم نے بھی اپنی راہ لی اور یہان سے گذر گیا۔ اوس نے یہ

کام کیا کہ خلافت کو ایک جماعت مین قرار دیا اور مجھکو بھی ایک شخص اونمین سے مثل
انھین کے گمان کیا۔ پس خداوند فریاد ہے اس شوریٰ سے۔ کہان مین کہان یہ شوریٰ۔
بھلا میرے حق کے نسبت کیا شک و شبہہ پہلے ہوا تھا جو ابوبکر کو خلیفہ بنایا تھا تا اینکہ اب
مجھکو ہمسر ایسے لوگون کا قرار دیکر سب کو میرا ہمسر بنا دیا۔ لیکن جب وہ نیچے اوترے تو اونکے
ساتھ مجبوراً مین بھی اترا۔ اور جب وہ پرواز کرکے بلند ہوئے تو مین بھی اونکے ساتھ
بلند ہوا۔ پس مجھ سے ایک شخص سعد ابن وقاص منحرف ہو گیا بسبب کینہ دیرینہ کے اور
دوسرا اس طرف مائل ہوا بسبب قرابت نسبت کے (یعنی عبدالرحمٰن مائل بعثمان ہوا) تا اینکہ
تیسرا شخص خلافت پر قایم ہوا۔ اسکا یہ حال تھا کہ اپنے اپنا معدہ اور امعا کو حلق تک مال
دنیا سے بھر لیا۔ اور تن پروری اور مال مردم خوری اختیار کی۔ اور اسکے ساتھ قوم بنی اُمیہ
اوٹھ کھڑی ہوئی۔ اور مال خدا اس طرح کھایا جس طرح شتر و بہایم سبزہ زار فصل
ربیع کو کھاتے ہین اور باقی نہین چھوڑتے تا اینکہ رسن عمر ثالث کی بل کھا کر ٹوٹ گئی۔
اور اعمال ناشائستہ نے اسکے کام تمام کیا اور تن پروری اور سیر خوری نے اسکے اونکو منھ
کے بھل گرا دیا"۔ الخ

(۴) خود اشعار گوہر بار جناب حیدر کرار مین کہ جو آپ کے دیوان مین مرقوم ہین۔ اور
ملا حسین میبذی نے اس دیوان کی شرح لکھی ہے۔ جس کا نام فواتح میبذی ہے۔
اصل شعر صاحب فواصب الاسیاف نے بصفحہ ۹۵ و ۹۴ درج کتاب فرمائے ہین مگر مین
صرف ترجمہ پر اکتفا کرتا ہون یعنی جناب امیر فرماتے ہین کہ
ترجمہ ہر آئینہ تحقیق آگاہ ہون سب لوگ ساتھ اس بات کے کہ تحقیق میرا
حصہ اسلام سے زیادہ ہے ہر حصہ سے (یعنی سب مسلمانون سے افضل ہون) اور احمد نبی
میرے بھائی ہین اور میرے خسر ہین۔ اوپر اون کے اللہ درود بھیجے۔ اور میرے
چچا کے بیٹے ہین۔ اور مین کھینچنے والا ہون کل آدمیون کا اسلام کی طرف عرب

مین سے ہون یا عجم مین سے۔ اور مین قتل کرنے والا ہون ہر سردار رئیس کا اور ہر سرکش کا کافرون مین سے جو قوی اور دزبہ تھا۔ اور قرآن مین لازم کی ہے اللہ نے اِن لوگون پر (یعنی مسلمانون پر) دوستی میری۔ اور واجب کی ہے اطاعت میری در انحالیکہ فرض ہے بالنص۔ جس طرح کہ ہارون موسےٰ کے بھائی تھے۔ اسیطرح مین خاتم الانبیاء کا بھائی ہون۔ اور یہ میرا نام ہے اسی سبب سے قایم کیا ہے اُنھین رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ نے مجھکو مسلمانون کے لئے امام۔ اور خبر دی ہے اُنھین مسلمانون کو ساتھ اس امر کے خُمِّ غدیر مین۔ پس کون شخص تم مین سے میرے حصہ کی برابری کرسکتا ہے اور میرے اسلام کی اور میری سبقت کی۔ اور میرے قرابت کی رسول خدا سے۔ پس عذاب ہے بعد اسکے پھر عذاب ہے بعد اسکے پھر عذاب ہے واسطے اوس شخص کے کہ ملاقات کرے اللہ سے کل کے دن (یعنی روز قیامت) میرے ظلم کے ساتھ (یعنی جن لوگون نے دنیا مین مجھپر ظلم کیا ہے) ان لوگون پر قیامت مین عذاب ہے واسطے اوس شخص کے کہ جو میری اطاعت سے انکار کرلیا ہو اور میری شکست کا خواہان ہو۔ اور عذاب ہے واسطے اوس شخص کے کہ شقاوت مین مبتلا ہوتا ہے بسبب حماقت کے۔ ارادہ کرتا ہے عداوت کا بغیر اسکے کہ مین نے کچھ کیا ہو۔ از فواصب الاسیاف۔

اور نیز اسی کتاب ینابیع کے صفحہ ۴۰۹ مین بعد تمام ہونے ان اشعار کے اور انکی شرح میر حسین میبذی کی یہ عبارت ہے در یعنی علی ابن احمد واحدی از ابوہریرہ روایت کند کہ مرتضیٰ این ابیات در حضور ابوبکر و عمر و عثمان و طلحہ و زبیر و فضل ابن عباس و عمار و عبدالرحمٰن و ابوذر و مقداد و سلمان و عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم فرمود۔ انتہیٰ بقدر الحاجۃ۔

(۹) اشعار کمیت ابن زید اسدی کہ جو سبط ابن الجوزی نے کتاب تذکرہ خواص الائمہ

مین بعد اشعار قیس بن سعد بن عبادہ انصاری۔
کتاب مستطاب تواصب الاسباب کے صفحہ ۵۹۳ سے نقل کرتے ہین۔

ترجمہ۔ دور کر دیا ہے تیری آنکھ سے بیخوابی نے سونیکو۔ اور اُن دونون آنکھون سے آنسو بہتے ہین۔ نزدیک رحمان کے شفاعت کیجاویگی ساتھ آیات قرآن کے۔ اِس سبب سے کہ ہمارے واسطے ابو الحسن شفیع ہیں اور یاد کرو تو درختون کے دن کو کہ وہ درخت غدیر خم کے تھے۔ ظاہر کر دیا جناب رسول خدا صلعم نے واسطے انکے ولایت ابو الحسن ع کی کاش آپکی اطاعت کیجاتی۔ ولیکن لوگون نے آپسمین خرید و فروخت کی اسی ولایت کی۔ پس نہین دیکھا ہے مین نے مثل اُسی ولایت کے کسی قسم عالی کو کہ بیع کیا گیا ہو۔ اور واسطے اِن اشعار کے ایک قصہ عجیب ہے سبط ابن جوزی کہتے ہین کہ بیان کیا ہم سے ہمارے شیخ عمر و بن صافی موصلی نے کہ ایک شخص نے ان اشعار کو پڑھا اور فکر کی حالت مین سو گیا۔ پس اوسنے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو خواب مین دیکھا کہ آپنے اس سے کہا کہ میرے واسطے ابیات کمیت پھر دوبارہ پڑھ۔ پس اوس شخص نے آپکے سامنے اشعار پڑھے یہانتک کہ لفظ مبیعا، تک پہونچا۔ پس حضرت علی ع نے اپنے قول سے ایک شعر اور زیادہ کر کے پڑھا کہ اسکا ترجمہ یہ ہے۔

ترجمہ۔ پس نہین دیکھا ہے مین نے مثل اوس دن کے کوئی دن۔ اور نہین دیکھا ہے مین نے مثل اسکے کوئی حق کہ ضایع کیا گیا ہو۔ پس چونک اوٹھا وہ شخص در آنحالیکہ خوفناک تھا۔

پانچوین رائے جناب حسنین علیہم السلام کی

(۱) تاریخ الخلفا صفحہ ۱۹۲ جناب امام حسن ع فرماتے ہین کہ ہم اہلبیت نبوی مین نبوت اور خلافت جمع ہوتی نہین سمجھتے ہین کیونکہ باپ ہمارے سزاوار تھے مگر تصرف کیا خلافت پر ابو بکر نے۔

(۲) روایت ہیکہ بعد وفات جناب رسول خدا صلعم کے جبکہ خلافت اجماعی حضرت ابو بکر پر مستقر ہوئی تو ایکروز وہ جناب رسول خدا صلعم کے منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے کہ حسنین علیہم السلام تشریف لائے اور کہا کہ اوتر و ہمارے باپ کے منبر سے۔ چنانچہ اسکو شاہ عبد العزیز صاحب نے اپنے تحفہ کے طعن [illegible] ابو بکر مین بیان [illegible] ہے کہ [illegible] ابو بکر [illegible] منبر [illegible]

بجز اندر امام حسن وامام حسین رضی اللہ عنہم گفتند کہ دریا اباکر انزل عن منبر جدنا
اور ابن حجر نے صواعق محرقہ میں لکھا ہے "یعنی تحقیقکہ آئے حسنؓ طرف ابو بکر کے جسوقت کہ وہ منبر پر بیٹھے پس کہا اونھون نے کہ اوترو میرے باپ کی جگہ سے، پس کہا ابو بکر نے کہ سچ کہا تمنے۔ قسم ہے خدا کی تحقیقکہ وہ سر آئینہ جگہ ہے تمھارے باپ کی۔ اور نہین ہے جگہ میرے باپکی۔ اور نیز یہ روایت تاریخ الخلفاء اور کنز العمال مین بھی مذکور ہے۔
اور تہذیب الکمال مین منقول ہے یعنی کہ راوی کہتا ہے روایت کہی مجھ سے حسین ابن علیؓ نے فرمایا کہ گیا مین عمر کے پاس جسوقت کہ وہ منبر پر بیٹھے۔ پس چڑھ گیا مین اون تک اور کہا مین نے اوترو میرے باپ کے منبر سے اور راستہ پکڑو طرف منبر اپنے باپ کے۔ پس کہا عمر نے کہ نہین ہے واسطے میرے باپ کے کوئی منبر۔ اور لے لیا مجھکو اپنی گود مین اور بٹھایا مجھکو اپنے ساتھ۔ پس کرتا تھا مین الٹ پلٹ کنکریون کو اپنے ہاتھ مین۔ پس ہر گاہ کہ اوترے وہ چلے میرے ساتھ میرے گھر تک اور کہا کہ کسنے سکھلایا ہے تمکو۔ پس کہا مین نے قسم خدا کی نہین سکھائی وہ بات مجھی کسی نے" یہ روایت بھی صواعق محرقہ مین درج ہے۔
شاہ عبد العزیز نے بجواب اس طعن کے تحفہ مین یہ کہا ہے کہ "حسنین علیہم السلام سے صغر سنی کیوجہ سے یہ حرکت ہوئی جو قابل اعتبار اور حجت کے نہین ہے"
مگر درحقیقت یہ قول انکا غلط اور دعوکہ دہی کی غرض سے ہے اس لئے کہ اکثر روایتین اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ یہ حضرات صغر سنی مین بھی عاقل وعالم تھے چنانچہ صحیح بخاری مین ابو ہریرہ سے مروی ہے "یعنی لیا حسن ابن علیؑ نے ایک چھوارہ صدقہ کی چھوارون مین سے اور رکھ لیا اپنے موٗنھ مین اور پیغمبر صلعم نے فرمایا کخ کخ تاآنکہ وہ پھینکدین اوسکو۔ پھر فرمایا کہ کیا نہین جانتے تم کہ ہم نہین کھاتے ہین صدقہ" شیخ عبد الحق شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین کہ ظاہر اشعار اس عبارت کا یہ ہے کہ امام حسنؑ

کو سابق سے علم اس حکم کا تھا اور بعید نہین ہے اِسواسطے کہ وہ صغیر عاقل تھے اور
تحقیق کہ تحمل کیا اون دو اماموں جلیل نے احادیث رسول اللہ کو صغر سن مین - اور تھی مدت زمانہ رسول مین
آٹھ برس کے "

یہ کہا جا سکتا ہے کہ امام حسنؑ اگر یہ جانتے تھے کہ صدقہ کھانا اونکو حرام ہے تو پھر اونھون نے چھوارہ
منہ مین کیون رکھ لیا تھا؟ ایسا شبہ یون رفع ہوتا ہے کہ جناب امام حسنؑ عالم اس مسئلہ کے تھے لیکن
آپکو اوسوقت یہ نہین معلوم تھا کہ یہ چھوارے صدقہ کے ہین " انتہی -

اور صاحب کتاب فصول مہمہ فی معرفۃ ائمہ نے حال جناب امام حسنؑ مین کہا ہے یعنی کہ کہا بعض اہل علم
نے علوم اہلبیت کی نہین توقف کرتی ہین اوپر تکرار اور درس کے اور نہین زیادتی کرتی ہین دن اونکی آج مین
اوپر اوس چیز کے کہ تہا کل ، اِسواسطے کہ تحقیق وہ خطاب کرنیوالے ہین اپنے اسرار و کمین امور بات
پیدا کرنیوالے ہین اپنی نفس مین پس بلند ہوا محل عرفان اونکا اور علوم اونکی دور ہین ادراک سے اور چھپنے
سے - اور جو کوئی ارادہ کرے اونکی چھپانیکا ایسا ہوگا جیسے کہ کوئی ارادہ کرے چھپانی روئے خورشید کو
اور اِس جہت سے ہے کہ وہ جیب ہو گیا ہے پہونچنا ثابت ہے مقدر نفس مین پس وہ دیکھتے ہین عالم الغیب
کو عالم ظاہر مین اور واقف ہوتی ہین اوپر حقایق معارف کے خلوتون عبادتمین - اور زنگار کر دیتی ہین
روشن فکر مین اونکی اوقات اذکار اونکو مین اور اسی سبب سے نام رکھا گیا ہے الکابی اتہا شرف اور سیادت
کا " اور حاصل کیا اونھون نے ساتھ صدق توجہ اپنے کی جناب قدس کو جو نہین پہونچا ہے اونکو انتہا درجہ کی خواہش
اور ارادہ پس وہ ہین جیسے کہ ہین نفوس اولیا اپنی مین اور دوستون اپنی مین - اور زیادہ ہین ایسے
نہین زیادہ ہوتے ہین معارف اونکی زمانہ شیخوخیت کی اوپر زمانہ ولادت کی " انتہی -

اور نیز یاد کرنا چاہیے حضرت علی مرتضیٰ کا ارشاد خطبہ جو کتاب عقد مین لکھا ہے یعنی کہ آگاہ ہو جاؤ کہ
میری عترت نیکو کار ہین اور میرے خاندان پاک و برگزیدہ ہین وہ کمسنی مین سب لوگون سے زیادہ بردبار ہوتے
ہین اور جب بڑے ہوتے ہین تو سب لوگون سے عالم و دانا ہوتے ہین ہم وہ اہلبیت ہین کہ جنکی تعلیم علم خدا کی ہوئی ہے"
پس کیا کوئی کہہ سکتا ہے کہ وہ زمانہ اونکا ایسا تہا کہ وہ کسی امر کی حقیقت یا کسی واقعہ کی ماہیت سمجھنے

کی قابلیت نہین رکھتے تھے۔ یا حسن و قبیح کسی امر کا امتیاز نہین کر سکتے تھے۔ استغفر اللہ۔ مین یہ ضرور قبول کرتا ہون کہ حسنین علیہم السلام نے جسوقت شیخین کو منبر سے اوترنیکو کہا اوسوقت وہ معمولی انسانونکی حیثیت سے درجہ بلوغ کو نہین پہونچے تھے لیکن اونکی حالت ایسی تہی کہ وہ بعد پہونچنے زمانہ تکلیف کے بہی معصوم یا محفوظ عن الخطا تھے جس سے میری یہ غرض ہے کہ اونکا زمانہ مکلف اور غیر مکلف شرعی ہونیکا معصوم یا محفوظ عن الخطا ہونیکی وجہ سے مساوی تھا۔"

(۳) در جذب القلوب الی دیار المحبوب شیخ عبد الحق محدث دہلوی مذکور است کہ "حضرت امام حسن ع با امام حسین ع برادر خود قبل مرگ وصیت کرد کہ اگر بنی امیہ در روضہ آنحضرت ص از دفن من مانع شوند چنانکہ با عثمان را از دفن وے مانع شدہ بودیم در انیمو. تا مرا در جنت البقیع دفن کنی۔"

تمت

فہرست کتب دفتر "شیعہ" بازار بندی۔ ضلع سارن

جواز لعن - یہ شیعون کا تبرا نہین ہے بلکہ سنیون کی خلفاء راشدین وغیرہ سابقین کا تبرا ہے جو اہل سنت کی معتبر کتابون حدیثون اور کلام مجید سے ثابت کیا گیا ہے اور حضرت موسیٰ و عیسیٰ علی نبینا و علیہم السلام انبیاء سلف اور ان سب کے تابعین سید بنی آدم حضرت محمد مصطفیٰ ص اور سنی مذہب کے تبرا کرنے کا پتہ بتایا گیا ہے اگر ملاحظہ فرمانے کا دل چاہے تو دفتر شیعہ۔ یا۔ مرزا محمد رضا کی صاحب قزلباش۔ محلہ جامع مسجد۔ مراد آباد سے طلب فرمائیے ساڑھے تین آنہ کا رسالہ ہے اور قیمت مع خرچ ڈاک ۳/

لہوف - آپحضرات مجالس عزا مین کتاب لہوف او سید ابن طاؤس رح کا ذکر برابر سنا کرتے ہین لیکن بہت کم لوگ جانتے ہین کہ لہوف کیسی کتاب ہے اور سید ابن طاؤس رح کون بزرگ ہین۔ یہ کتاب عربی مین ہے اور مضامین بہت مستند ہیں اور روایتین اسکی صحیح ہین اور یہ بزرگ شیعونکے بہت بڑے عالم اور مجتہد ہین اردو ترجمہ لہوف کا اگر دیکھنا ہو تو دفتر شیعہ سے مع اجرت ڈاک روانگی ۸ر مین منگا لیجئے اور اگر مصنف کے خاندان وحالات قدر و کمال جاننے کا اشتیاق ہو تو ۸ر کا ٹکٹ بھیجکر رسالہ شیعہ کے جلد اول منگا لیجئے کہ اسکے مطالعہ سے آپکو اور مضامین سے بھی لطف حاصل ہوگا اور اگر رسالہ شیعہ کے خریدار ہو جائیے تو مختلف مذاق کام کی چیزین ہمیشہ آپکو برابر ملتی رہینگی جس کا اسطرف خاص طور سے انتظام کیا گیا ہے۔